Mustafai News

ماہنامہ مصطفائی نیوز کراچی

جلد نمبر 02 — دسمبر 2009 — شمارہ نمبر 24

- چیف ایڈیٹر : محمد عابد نیازی قادری
- ایڈیٹر : صفدر نوری
- ایگزیکٹو ایڈیٹر : محمد صدیق حبیب

اُردو سیکھئے اُردو سے پیار کیجئے اُردو لکھیئے اُردو بولیئے
اُردو کو فروغ دیجئے اس لئے کہ
اردو ہماری قومی زبان ہے اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

اس شمارے میں

01	فروغِ فکرِ قرآن		
02	اداریہ		
03	جو کندے ہے وہی پیاور	ڈاکٹر ظفر اقبال نوری	05
04	کرپشن کے کیچڑ سے نجات کا سنہری موقع	ڈاکٹر علی اکبر	07
05	تگ و تاز	ادارہ	09
06	مصطفائی فاؤنڈیشن	ادارہ	16
07	مصطفائی ٹرسٹ انٹرنیشنل، کراچی	ادارہ	18
08	ہم نے کچھ نہیں سیکھا	عرفان صدیقی	19
09	امریکی صحافی کے چشم کشا انکشافات	سفیر احمد صدیقی	20
10	سگریٹ نوشی ایک بری عادت	خالد حسین آرائیں	23
11	عالم اسلام کی عظیم تاریخی شخصیت	ادارہ	25
12	عقیدۂ آخرت، ایک انقلابی عقیدہ	ناصر خان چشتی	27
13	خواتین کا صفحہ	ڈاکٹر عفت صدیقی	29
14	بچوں کا صفحہ	عبدالباسط	30
15	اطلاعات	ادارہ	31

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق ضروری نہیں

مجلس مشاورت

- علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی
- ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
- پروفیسر راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی
- نوخیز انور صدیقی
- جاوید مصطفائی
- انجینئر ادریس غفار
- ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
- ڈاکٹر جلال الدین نوری
- ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
- محمد اسلم الوری
- پروفیسر ریاض نوری
- ممتاز احمد ربانی ایڈووکیٹ

مجلس ادارت

- مفتی محمد عاصم نیروی
- مولانا محمد ذاکر صدیقی
- پروفیسر عابد میر قادری
- حافظ عبدالواحد
- ڈاکٹر خالد اقبال
- معین الدین نوری
- عبدالعزیز موسیٰ
- سعید النبی خان
- نعمان رحمانی
- ذیشان مصطفائی

نمائندگان

بیورو چیف لاہور	ساجد الرحمٰن سلہری	گوجرانوالہ	حافظ قاسم مصطفائی
اسلام آباد	جاوید خان	فیصل آباد	ہارون رشید
گجرات	عبدالقادر مصطفائی	منڈی بہاؤالدین	ڈاکٹر ارشد القادری
حیدر آباد	سلیم اختر نوری	ملتان	طالش عقیل میرانی
پشاور	رفیق قریشی	ایبٹ آباد	محمد حنیف عباسی
چکوال	گل احمد	راولپنڈی	مولانا عبدالکبیر میر

کمپوزنگ و گرافکس: سیاب احمد صدیقی

قانونی مشیران شوکت علی کھوکھر، ارشد محمود بھٹی

قیمت 20 روپے، سالانہ 250 روپے مع ڈاک خرچ

Contact:0300-8234458/0321-8234458/0345-2229903/0321-2229903
Email:-mustafainews@gmail.com/mustafainews@ymail.com
Website:www.mustafai.net

مقامِ اشاعت: مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ، نزد ایس ایم لاء کالج چونڈریگر کراچی پاکستان

پتہ ترسیل زر: ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی

پبلشر محمد صدیق حبیب نے سٹی پریس سے چھپوا کر مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ کراچی سے شائع کیا

فروغ فکر قرآن

سورۃ الکہف

سورۂ بنی اسرائیل، سبحان سے شروع ہوا تھا جس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و تنزیہ کا بیان تھا۔ اور اس تعلیم پر ختم ہوا کہ اللہ کو بڑا جان کر اس کی بڑائی بیان کرو۔ سورۂ کہف میں حمد کی برکات کا بیان ہے۔ پاکی سے سیر وطیر ہے اور حمد سے قیام و قرار دونوں علم و معرفت کے چشمے ہیں ایک سے علم تنزیہی کا راز کھلتا ہے اور دوسرے سے علم لدنی۔

مذکورہ سورۃ مبارکہ میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے یہ ایک موحدین کی جماعت تھی جنہوں نے اپنے زمانہ کے جابر و بت پرست بادشاہ کے سامنے جا کر اعلان توحید کیا اور اس طرح اسے توحید کی دعوت دی ان کی اس جرات پر لوگ مبہوت رہ گئے۔ اللہ نے بادشاہ کے دل میں ان کا کچھ ایسا خوف پیدا کیا کہ اس نے انہیں قتل کئے جانے کا حکم نہ دیا اور ادھر اصحاب کہف نے یہ طے کر لیا کہ انہیں اب اس مقام کو چھوڑ کر کسی غار میں روپوش ہو جانا چاہیے۔ تاکہ اللہ کی عبادت کریں اس کی رحمت پر بھروسہ رکھیں۔ چنانچہ انہوں نے یہی کیا ایک غار میں گے غار ایسا تھا جہاں روشنی و ہوا تو پہنچتی تھی لیکن دھوپ نہ پڑتی تھی۔ گویا عام راستہ سے الگ تھا اور جیسا سورۃ میں بیان ہو چکا ہے کہ وہاں وہ تھپک کر سلا دیئے گئے جو نیند اور موت کے درمیان ایک کیفیت تھی اور یہاں سے وہ اسی طرح اٹھے جس طرح مردے قبر سے اٹھیں گے اللہ جس کو ہدایت دے وہی ہدایت پاتا ہے۔

قدرت کی طرف سے یہ انتظام اس لئے تھا کہ لوگ انہیں تماشہ نہ بنائیں اور ان کے آرام میں خلل نہ آئے۔ باہر جلال اندر جمال اس شان سے انہیں پروردگار نے رکھا تھا۔ انبیا، صدیقین، صالحین سب اس کے جلال سے اس کے جمال ہی کی طرف بھاگتے ہیں، عام لوگوں میں بھی جس نے اپنے باطن کو پاک کر لیا اسے جذبہ وفاداری اور فرمان برداری سے آراستہ کر لیا وہ ظاہری بے سروسامانی کے باوجود امن میں آ گیا حتیٰ کہ اس کتے کو اگر خدا کی قدرت کی طرف لگا دیں تو وہ بھی زندگی پا جاتا ہے۔

اس سورہ میں جہاں اصحاب کہف کے سلسلہ میں ماضی کے واقعات سے نقاب کشائی کی گئی اب مستقبل کے علوم سے حجابات اٹھا رہے ہیں۔ سمجھایا جا رہا ہے کہ عالم اسرار کونیہ اور اسرار شریعت میں کیا فرق ہے۔ شاہ صاحب نے خوب فرمایا ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم وہ کہ خلق اس کی پیروی کرے تو اس کا بھلا ہو۔ حضرت خضر کا علم وہ کہ دوسرں سے اس کی پیروی بن آئے“ ایک علم نبوت ہے جو مخلوق کی ہدایت کیلئے ہے دوسرا امر رب جہاں مامور کو دم مارنے کی گنجائش نہیں۔ روایت ہے کہ کسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ سب سے زیادہ عالم کون ہے انہوں نے کہا کہ میں ہوں۔ خدا نے وحی کی کہ میرا ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے ملنے اور علم حاصل کرنے کی غرض سے عزم سفر کیا پتہ یہ دیا گیا کہ دو دریاؤں کے ملنے کے قریب اس کا مقام ہے تو تلی ہوئی مچھلی ساتھ رکھو جہاں گم ہو جائے وہیں وہ تم کو ملے گا۔ مچھلی زندہ ہو کر اس طرح غائب ہونے میں یہ اشارہ تھا کہ جس علم کی تلاش میں جا رہے ہو وہ کچھ بظاہر ماورائے فطرت ہے اس کا تعلق رموز و اسرار سے ہے جہاں صبر مشکل ہوتا ہے۔

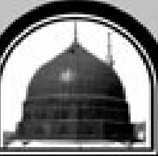

فروغ عشق رسول

نعت رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

رحمت شعار زلف معطر کی چاندنی
درکار ہے مجھے بھی ترے در کی چاندنی
رہتا ہوں نور نور فضاؤں کا ہمسفر
ہوتی ہے ساتھ ساتھ ترے گھر کی چاندنی

دیکھا ہے میں نے شمس و قمر کو کہ با رہا
پھرتے ہیں مانگتے رخ انور کی چاندنی
ہاتھوں پہ نقش شوخ لکیروں کے درمیاں
میں ڈھونڈتا ہوں ساقی کوثر کی چاندنی

تیرا ہی نور صبح کے ماتھے پہ نقش ہے
تیری ہی ہے چاندنی، مہ و اختر کی چاندنی
ذرے کو دے رہا ہے ستاروں کا اک جہاں
قطرے کو مل رہی ہے سمندر کی چاندنی

میری شب حیات کو جلوؤں کی بھیک دے
اترنے لگی ہے میرے مقدر کی چاندنی
مقصود میری قبر میں پہنچے گی ایک روز
میرے حضور ﷺ میرے پیمبر کی چاندنی

مقصود علی شاہ

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM
نفس اسلام

اداریہ انقلاب خیر

یہ سب کچھ غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے

یہ دنیا ان گنت مسائل کا شکار ہو چکی ہے، حکومتیں چھوٹی ہیں تو چھوٹا ہونے کی وجہ سے اور بڑی ہیں تو بڑا ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ بڑی دنیا کے لوگ انسانیت کی چراگاہ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ دہشت گردی ہے عالمی شکاریوں کا دستور یہ ہے کہ مذہب دنیا کی سپر قوت کی تابعداری کا نام ہو جائے۔ عالمی شکاریوں کے منصوبوں کو کیسے ناکام بنایا جائے ایسے حالات میں کہ جب موقع فراہم کرنے والے ہمارے اپنے حکمران ہی ہیں۔ وطن عزیز میں آئے دن خودکش حملوں، بم دھماکوں اور دہشت گردی کے واقعات کے باعث امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال، ڈرون حملے، خودکش بم دھماکے، کرپشن، لوڈشیڈنگ، چینی کی مصنوعی قلت، پٹرولیم مصنوعات میں آئے روز اضافہ، غیر ملکی مداخلت، حکمرانوں کی عوام دشمن پالیسیوں سے عوام میں بے یقینی پیدا ہو رہی ہے۔ وطن عزیز کے مختلف شہروں اور قبائلی علاقوں میں بدامنی سے لوگوں کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ سوات، مالاکنڈ وزیرستان اور دیگر قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن نے غیر ملکی عسکریت پسندوں اور دہشت گردوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ ہماری مسلح افواج کے افسروں اور جوانوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ناقابل فراموش قربانیاں دی ہیں۔ اور دے رہے ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ عسکریت پسند اور دہشت گرد اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ وہ اپنے غیر ملکی آقاؤں کے ایجنڈے پر کاربند ہیں اور وطن عزیز پاکستان میں بدامنی اور انتشار پیدا کر کے غیر ملکی عناصر کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہمارے حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ جو پوری قوم بھگت رہی ہے۔ ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ ہم نے اسلام کے نام پر غیر ملکی تسلط سے آزادی حاصل کی ہے اور بے شمار قربانیوں کے بعد پاکستان قائم کیا ہے۔ آج ہمارے دشمن اس ارض پاک کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت گلی گلی محلہ صف ماتم بچھی ہے کہیں کسی کے بھائی کو کوئی اندھی گولی چاٹ جاتی ہے تو کہیں کسی کے سر کا تاج کسی بم کے نشانے پہ آ جاتا ہے تو کہیں کوئی باپ اپنے ایمان کو سودا نہیں کر پاتا اور فاقوں کی آغوش میں جا سوتا ہے۔ افراتفری کا عالم ہے۔ قوم اندھیرے میں آٹے، چینی، اور دیگر ضروریات زندگی کے حصول کے لئے بھاگ رہی ہے۔ حکمران طبقے نے جان بوجھ کر چینی کی مصنوعی قلت پیدا کر دی ہے۔ یہ مل مالکان کون ہیں۔ وزیر مشیر ہیں یا ان کے چیلے ہیں؟ یا آرڈر 'اوپر سے آتا ہے؟ الغرض غریب عوام ہی کو لوٹا جا رہا ہے۔ قومی دولت عیاشیوں پر خرچ ہو رہی ہے۔ سیر سپاٹوں کو سرکاری دوروں کا نام دیا جا رہا ہے۔ قومی فیصلے ملک سے باہر ہو رہے ہیں۔ وزیروں مشیروں اور ان کے چیلوں کی عیاشیوں پر بے دریغ خرچ کیا جا رہا ہے۔ یہ بات بھی ہماری ملکی سیاست کا حصہ بن چکی ہے کہ جب مدت پوری ہو گی تو باہر کسی ملک میں پناہ مل جائے گی۔ اور دوسری آنے والی حکومت پانچ سال تک یہی رونا روتی رہے گی کہ خزانے خالی ہیں۔ کیا ہمارے ہاں جنگل کا قانون ہے جس پر 62 سال سے تجربے ہو رہے ہیں۔ ہر آنے والی حکمران پارٹی اپنی مرضی کے قانون نافذ کر رہی ہے۔ ہمارا المیہ ہے کہ ہمارا قومی کردار قابل فخر نہیں رہا' بلوچی' پٹھان' پنجابی' سندھی' اور کشمیری ہونے پر ناز کیا جا رہا ہے۔ لیکن پاکستانی ہونے کو باعث شرف و عزت تصور نہیں کیا جاتا' خارجہ معاملات میں ملی کردار کا انحصار سفارتی اداروں پر ہوتا ہے۔ لیکن سفارشی تعیناتیاں نابغانہ اقدامات' کے راستے میں کوہ گراں' بن جاتی ہیں' عوامی کردار فرقہ وارانہ اور سیاسی' جتھہ بندیوں کے ہتھے چڑھا ہوا ہے' روزگار کے مواقع دن بدن معدوم ہوتے جا رہے ہیں زرعی اور صنعتی منصوبوں کی

توسیع کے باوجود بے روزگار نے اعتماد کی فضا کو مجروح کر رکھی ہے۔ چوریاں، دھماکے، ڈکیتیاں، اغواء، جھگڑے، فساد، تخریب، دجل وفریب، مکر وخدعہ، حرص وآز، بغض وعداوت، شاید وابستگیاں، ٹھیک نہیں، قانون درست نہیں، لائحہ عمل مضبوط نہیں، منزل روشن نہیں، ہم سب اندھیرے میں کھڑے ہیں۔ عوام کو تو مختلف مسائل میں الجھا دیا گیا ہے۔ جو لوگ روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگا کر عہدوں پر فائز ہوئے اور عوام کو مذکورہ اشیاء سے محروم کرنے والی پالیسیاں بنائیں تو کیا ہمارے حکمران حکومت کرنے کے اہل ہیں، پوری 16 کروڑ عوام آٹے اور چینی کو ترس رہی ہے۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ عذاب جان بنی ہوئی ہے۔ پٹرول میں آئے دن اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ بجلی گیس اور دیگر ضروریات تو خیر ناپید ہوگئی ہیں۔ آج اگر ہمارا ملک ترقی نہیں کر رہا تو اس کا ذمہ دار کون ہے یقیناً ہمارے سیاستدان ہیں اور ہمارے حکمران ہیں، جنھوں نے فقط اپنے گھروں کو آباد کیا، اپنے بینک بیلنس بڑھائے، اپنی کاروں میں اضافہ کیا مگر ملک پاکستان کی ترقی کو کبھی مدنظر نہیں رکھا۔ بنگلہ دیش کئی لحاظ سے ہم سے آگے ہے ہم نے اس سے بھی سبق نہیں سیکھا 1971ء میں جنوں نے سقوط ڈھاکہ کی ذلت آمیز دستاویز پر دستخط کرنے کے بعد بھارتی جنرل ناگرہ کو گندھے لطیفے سناتے ہوئے کہا کہ میں اپنی قوم کا ہیرو ہوں، ہمارے ہی حکمرانوں کی طرف سے کبھی تو افغانستان میں امریکہ کی لڑی جانے والی لڑائی جہاد بتائی جاتی ہے اور کبھی طالبان کو کئی سال تک مکمل تعاون کرنے کے بعد خون میں نہانے کیلئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ حکمرانوں کی ان ہی غلط پالیسی کے نتیجے میں ہزار ہا بے گناہ جانیں ضائع ہوئیں، اور اب بھی ہو رہی ہیں۔

اس وقت پاکستان عالم اسلام میں واحد اسلامی ملک ہے جو ایٹمی طاقت ہے جسے لوگ اسلام کا قلعہ کہتے ہیں۔ دنیا میں کہیں بھی ظلم ہو تو پاکستان سب سے پہلے اس کے خلاف آواز بلند کرتا ہے۔ عالم کفر خصوصاً یہود وہنود کو ایک آنکھ نہیں بھاتا، ہمیں اس کو مضبوط کرنا چاہیے۔ ہمیں متحد ہو کر اس ملک پر اٹھنے والی ہر آنکھ کو باہر پھینکنا ہوگا۔ اسلامی نظام کے لیے جدوجہد کرنا ہوگی۔ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کے لیے محنت اور کوشش کرنی ہوگی۔ ہمیں اپنے عقائد واعمال کی اصلاح کرنی ہوگی۔ پاکستانی چاہے مہاجر ہو، سندھی ہو، بلوچی ہو، پنجابی ہو، پٹھان ہو، سرائیکی ہو، قبائلی ہو، سب کو ایک جان اور بھائی بھائی ہو کر رہنا ہوگا کیوں کہ یہ ملک کسی مہاجر، سندھی، پنجابی، بلوچ اور سرائیکی کا نہیں ہے بلکہ یہ پاکستان حضرت داتا سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا پاکستان ہے۔ یہ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا پاکستان ہے۔ یہ حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کا پاکستان ہے۔ یہ حضرت بلاول علی شاہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ کا پاکستان ہے۔ یہ حضرت سخی عبد الوہاب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا پاکستان ہے۔ یہ پاکستان اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اور ایک عظیم نعمت ہے۔ اگر ہمارے یہی جذبات رہے تو پھر وہ وقت آئے گا کہ پاکستان ایک مضبوط اسلامی، فلاحی قوت بن کر ابھرے گا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ان تمام مسائل کا حل صرف اور صرف نظام مصطفیٰ ہی میں ہے۔ اگر آج بھی ہمارے دستور کو منشور مصطفیٰ ﷺ کے تابع کر دیا جائے تو آج بھی ہم قرآن وسنت پر عمل پیرا ہو کر از شرق تا غرب منشور مصطفیٰ ﷺ کا تسلط برپا کر سکتے ہیں لیکن اگر آج بھی ہم نے اپنی موجودہ "بے حسی" کو خیر باد کہہ کر منشور مصطفیٰ ﷺ کو نہ اپنایا تو قہر ذلت میں دھکیل دیے جائیں گے۔ اور خدا نہ کرے خدا نہ کرے مسلمانوں پر ایسا وقت آن پڑے کہ:

نہ سنبھلو گے تو مٹ جاؤ گے اے غافل مسلمانو!

تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

☆☆☆

جوئندے بہ وی پنباور

ڈاکٹر ظفر اقبال نوری

(اے پشاور تو زندہ رہے گا)

امن، محبت، دوستی، انسان نوازی، خلوق پروری اور خدا پرستی کے امین درویش خدا مست رحمٰن بابا کا شہر پشاور، جس کی فضاؤں کو کرن کے پھولوں کی خوشبوئیں بھی معطر رکھتی تھیں، آج وہاں بارود کی بو ہے۔ جس شہر میں زندگی اپنی پوری توانائی اور رعنائی کے ساتھ جیتی جاگتی مسکراتی رواں دواں رہتی تھی آج وہاں ہر سو موت کا عفریت ناچتا دکھائی دیتا ہے۔ گزشتہ عشروں سے تو در ندہ صفت بے چہرہ قاتلوں نے مسلسل خودکش دھماکوں سے اس شہر

جو نہ عورتوں کا خیال کریں نہ بچوں اور بوڑھوں کی پرواہ کریں۔ جو نہ مسجدوں کو چھوڑیں، نہ اسکولوں اور مدرسوں کو بخشیں۔ جو پیر سمیع اللہ جان کی لاش کو تدفین کے بعد قبر سے نکال کر پھانسی پر لٹکا دیں جو اتنے بد بخت ہوں کہ محبتوں اور سلامتیوں کے شاعر رحمٰن بابا کے مزار کو شہید کر دیں، کیا بھلا وہ کسی رعایت کے مستحق ہیں۔

مہر و مروت کو اس طرح جھلسا کے رکھ دیا ہے کہ اس قیامت خیز آتش کی تپش وطن سے ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے غریب الوطنوں کے دل میں جل اٹھے ہیں گھر گھر ماتم ہے، گلی گلی آہیں اور چیخیں ہیں۔ ایک سے ایک دل دہلا دینے والی کہانی ہے۔ ہمارے دوست جمیل خان صاحب نے بتایا کہ ان کی ایک عزیزہ اپنے بچوں کو یہ کہہ کر بازار گئی کہ حالات اچھے نہیں ہیں اس لئے تم بازار نہ جاؤ گھر پر رہو، مگر وہ بدقسمت خود ہی دھماکے کی نذر ہو گئی اور پھر اس کے روتے بلکتے بچوں نے اپنی ماں کی لاش کو اس کے کپڑوں اور پیار کرنے والی آنکھوں سے پہچانا۔ ان بچوں کا کیا قصور ہے جو ماں کی ممتا سے محروم ہو گئے۔ ایک محب وطن دانشور جہانگیر خٹک صاحب نے بتایا کہ بڈھ بیر کے جس دھماکے میں پولیس کے بہادر جوانوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر کسی بڑے حادثے کو روکا اور جس میں ایک مسجد بھی شہید ہو گئی اور قریبی کالج کی عمارت کو بھی نقصان پہنچا، اس کالج کے پرنسپل ان کے عزیز ہیں۔ انہوں نے اس تباہی و بربادی کی خبر دی ہے۔ جیو ٹی وی پر ایک پولیس والے کی دو اڑھائی سالہ بچی کو دکھایا گیا جو رو رو کر اپنے والد کو تلاش کر رہی ہے۔ مگر اسے کچھ خبر نہیں کہ اس کا بابا اب اس دنیا میں نہیں رہا ہے۔

عزیزو...... یہ دلدوز اور اندوہناک منظر دیکھ کر آنکھیں پتھرا رہی ہیں اور کلیجے پھٹ رہے ہیں۔ کوئی ہے جو ان قاتلوں کے ہاتھ روکے...... کوئی ہے جو اس دہشت گردی کے طوفان کا رخ موڑے، یہ سب کیوں ہو رہا ہے یہ سب کون کر رہا ہے۔ اس سے کون کمزور ہو رہا ہے کون کامیاب ہو رہا ہے۔ شکست کسے ہو رہی ہے ہر کوئی حیران ہر کوئی پریشان ہے۔ حکومت، اپوزیشن سیاسی جماعتیں عوام سب کنفیوژن کا شکار ہیں۔

اس دہشت گردی اور خودکش بمباری کو ایک طبقہ جہاد سمجھ رہا ہے۔ کچھ مذہبی جماعتیں اس سارے خرابے کو امریکہ کی کارستانی بتا رہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ امریکہ کے ظلم و زیادتی اور ڈرون حملوں کے ردعمل میں ہو رہا ہے۔ اور جب یہ سوال اٹھایا جائے کہ اس طرز عمل کو اگر ردعمل مان بھی لیا جائے تو اس کا جواب نہیں ملتا کہ اس سے امریکہ کو تو ذرا برابر بھی نقصان نہیں ہو رہا، الٹا مسلمان مارے جا رہے ہیں۔ پاکستانی کچلے جا رہے ہیں۔ اس کا کیا جواز ہے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ دراصل یہ کاروائیاں کرنے والے طالبان ہیں ہی نہیں۔ یہ تو کوئی بھارتی اور امریکی ایجنٹ ہیں۔ بھارت اور امریکہ اسلحہ اور روپیہ خرچ کر رہا ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ کیا یہ کوئی بھارتی اور امریکی شہری کر رہے ہیں کاروائیاں تو سب کی سب مسلمانوں ہی سے کرائی جا رہی ہیں۔ کیا وہ لوگ جو نہ عورتوں کا خیال کریں نہ بچوں اور بوڑھوں کی پرواہ کریں۔ جو نہ مسجدوں کو چھوڑیں، نہ اسکولوں اور مدرسوں کو بخشیں۔ جو پیر سمیع اللہ جان کی لاش کو تدفین کے بعد قبر سے نکال کر پھانسی پر لٹکا دیں جو اتنے بد بخت ہوں کہ محبتوں اور سلامتیوں کے شاعر رحمٰن بابا کے مزار کو شہید کر دیں، کیا بھلا وہ کسی رعایت کے مستحق ہیں۔

صاحبو...... آج ضرورت ہے کہ پوری قوم یک سو، یک رخ، یک فکر اور ایک جان ہو جائے۔ یہ سچ ہے کہ اس ساری بربادی کی وجہ خطے میں عالمی کھلاڑیوں کی مداخلت ہے۔ شروع میں یہ جنگ ہماری نہیں تھی۔ یہ ہم پر مسلط کی گئی تھی۔ سابق صدر مشرف کی غلط پالیسیوں نے اسے یہاں تک پہنچایا لیکن اب اس صورتحال کو صرف یہ کہہ کر نہیں چھوڑا جا سکتا کہ یہ ہماری جنگ نہیں ہے۔ امریکہ اور بھارت کی سازش ہے۔ ان گھمبیر اور تشویشناک حالات سے نپٹنے کے لئے عالموں، صوفیوں، شاعروں، ادیبوں، صحافیوں، استادوں، طالب علموں، کسانوں، مزدوروں، سب کو مل کر باہر نکلنا ہوگا۔ علماء کرام کو شہید پاکستان ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کے پیغام کو سامنے رکھتے ہوئے واضح طور پر اس حقیقت کا اعلان کرنا ہوگا کہ پاکستان کے شہریوں کو قتل کرنا اور پاکستان کی سرکاری و نجی املاک کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جو حکومت کے کرنے کا کام ہے وہ اسے کرنا ہوگا کہ داخلی طور پر پارٹی مفاد سے بالاتر ہو کر تمام پارٹیوں کو ساتھ لے کر ایک مشترکہ لائحہ عمل ترتیب دے اور خارجی طور پر عالمی طاقتوں پر انحصار کرنے اور ان کی غلامی اختیار کرنے کے بجائے ایک خود دارانہ اور آزادانہ خارجہ پالیسی اختیار کرے۔ بہتر حکومت کاری کے ذریعے عوام کے دکھوں کا مداوا کرے تاکہ حکومت اور عوام میں عدم اعتماد کی خلیج ختم ہو اور پھر ساری قوم ایک قوم کی حیثیت سے اس بحران سے کامیاب ہو کر نکل سکے۔

صاحبو...... یہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا وقت نہیں۔ ہم اس سے ہر ایک کو اپنے حصے کا کام کرنا ہوگا اور ضرور کرنا ہے۔

اس سے کون کمزور ہو رہا ہے کون کامیاب ہو رہا ہے۔ شکست کسے ہو رہی ہے ہر کوئی حیران ہر کوئی پریشان ہے

ہر دھماکے کے بعد ایک رسمی قسم کے سرکاری ہینڈ آؤٹ اور رہنماؤں کے مذمتی بیانات پڑھ پڑھ کر شاید ہم سب بھی اس روش کا شکار ہو رہے ہیں۔ اب تو حالت یہ ہے کہ ہر لمحے کی اوٹ سے موت جھانک رہی ہے۔ یقین کریں جب میں ان دھماکوں میں کٹے پھٹے لاشے اور لہو نہائے زخمی دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ شاید یہ بھی میرا ہی وجود ہے۔ چھوٹے چھوٹے یتیم بچوں کو تڑپتا بلکتا دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ اگر میرے ساتھ یہ حادثہ پیش آتا تو میری بچیوں کا کیا حال ہوتا۔ کیا آپ بھی ایسا محسوس نہیں کرتے

ان گھمبیر اور تشویشناک حالات سے نمٹنے کے لئے عالموں، صوفیوں، شاعروں، ادیبوں، صحافیوں، استادوں، طالب علموں، کسانوں، مزدوروں، سب کو مل کر باہر نکلنا ہوگا۔ علماکرام کو شہید پاکستان ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کے پیغام کو سامنے رکھتے ہوئے واضح طور پر اس حقیقت کا اعلان کرنا ہوگا کہ پاکستان کے شہریوں کو قتل کرنا اور پاکستان کی سرکاری و نجی املاک کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

؟ یقیناً آپ محب وطن ہیں اور ایک زندہ اور حساس دل رکھتے ہیں تو یہی انداز رکھتے ہوں گے۔ لیکن یہ مذمتی بیان، یہ بے حسی، یہ نا امیدی، یہ بے یقینی، کب تک...... اٹھئے اور مصروف تگ و تاز ہو جایئے پشاور شہر کو آواز دیجئے کہ

''جوندہ بہ وی پیخاور ستادہ گلو نو خوشبو بہ کلہ کم نشی''

(اے پشاور تو زندہ رہے گا، تیرے پھولوں کی خوشبو کبھی کم نہ ہو گی)

پشاور کے وہ بہادر شہری جوان پے در پے واقعات سے ڈرے اور گھبرائے نہیں، پوری قوم کو ان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ وہ پولیس کے جوان، جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر کے بڑی تباہیوں کو ٹالا ہے۔ انہیں خراج عقیدت پیش کرنا چاہیے۔ آپ کا تعلق کسی مذہبی جماعت سے ہے، آپ کسی ترقی پسند پارٹی کے ورکر ہیں۔ آپ سماجی کارکن ہیں، آپ اس دہشت گردی کا ذمہ دار امریکہ کو سمجھتے ہیں یا اس انتہا پسندی کو طالبان اور بعض بگڑی ہوئی مذہبی تنظیموں کو سمجھتے ہیں۔ اس بات کو ذہن نشین کر لیجئے کہ ذمہ دار کوئی بھی ہو، نقصان تو ہمارا ہو رہا ہے۔ بچے تو ہمارے یتیم ہو رہے ہیں، مائیں تو ہماری مر رہی ہیں، بوڑھے تو ہمارے ذبح ہو رہے ہیں۔ اس لئے آپس میں لڑنے کے بجائے ہمیں ایک زندہ قوم کی طرح حالات کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ ہر شہری کو اپنے معاشرے کا زندہ اور فعال شہری ہونے کا ثبوت دینا چاہیے۔ ہمیں ایک خاص قسم کی جنگ کا سامنا ہے اور اس کیلئے ایک خاص قسم کے شہری دفاع کی ضروری ہے۔ ہر ہر شہری کو اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہر گلی، ہر محلے اور ہر ٹاؤن کی سطح پر رضاکار رواج کمیٹیاں بنائی جائیں۔ ہر گلی کے لوگ اپنے گلی میں آنے والے ہر نئے آدمی پر نظر رکھیں۔ کسی اجنبی کو کرائے پر مکان نہ دیا جائے۔ اگر اس طرح پوری سوسائٹی بیدار ہو اور ہوشیار ہو جائے گی تو ان خودکش بمباروں کو ناکام بنایا جا سکے گا، امن امان قائم کیا جا سکے گا۔ اس کے بعد حکومت اور عوام

اٹھئے اور مصروف تگ و تاز ہو جایئے پشاور شہر کو آواز دیجئے کہ

''جوندہ بہ وی پیخاور ستادہ گلو نو خوشبو بہ کلہ کم نشی''

(اے پشاور تو زندہ رہے گا، تیرے پھولوں کی خوشبو کبھی کم نہ ہوگی)

پشاور کے وہ بہادر شہری جوان پے در پے واقعات سے ڈرے اور گھبرائے نہیں، پوری قوم کو ان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔

مل کر یہ فیصلہ کریں گے کہ ہمارے داخلہ اور خارجی پالیسی کیا ہے اور کیا ہونی چاہیے۔ اس سے پہلے کہ امن کے دشمن ہر شہر کو پشاور کی طرح خون میں نہلا دیں ہمیں جاگنے کی ضرورت ہے کیا خوب کہا تھا رحمان بابا نے ''پھول کاشت کر دو تاکہ تمہارے چاروں طرف گلستاں مہکیں، کانٹا نہ بوؤ کہ وہ آخر تمہارے ہی پاؤں زخمی کریں گے۔ تمام انسان ایک جسم کی طرح ہیں۔ جو دوسرے انسان کو زخم لگاتا ہے وہ دراصل اپنے آپ کو زخمی کرتا ہے''

''جوندہ بہ وری پیخاور''

پشاور تو سدا زندہ رہے گا

''ستادہ گلو نو خوشبو بہ کلہ کم نشی'' تیرے پھولوں کی خوشبو کبھی کم نہ ہوگی

WWW.NAFSEISLAM.COM

Offset, Panaflex Printing
& General Order Supplier

ASRA
PRINTERS

Muhammad Ameen
2, Riffat Manzil Near Al-Momin Plaza Burns Road
Karachi.
Ph:0212639532 Cell: 0321-9269245

کرپشن کے کیچڑ سے نجات کا سنہری موقع

ڈاکٹر علی اکبر

گزشتہ دنوں ''ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل'' نے سالانہ گلوبل کرپشن رپورٹ 2009 پیش کی جس کے بہت سے پہلو پاکستان اور عالم اسلام دونوں کے لئے قابل غور ہیں۔ دنیا کے 180 ممالک کی لمبی قطار میں سب غیر مسلم مغربی ممالک نظر آتے ہیں جبکہ اسلامی دنیا کے بیشتر ممالک دوسری پست ترین انتہا پر کھڑے ہیں۔ چونکہ یہ لسٹ الٹی پڑھی جاتی ہے اس لئے آخر میں آنے والے ممالک دراصل بدعنوان ترین ریاستیں کہلاتی ہیں۔ اس لحاظ سے اس وقت کرپٹ ممالک میں سرفہرست صومالیہ ہے جبکہ افغانستان، سوڈان ، عراق اور نائیجیریا دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر آتے ہیں۔ دی گئی لسٹ میں اس ترتیب کے تحت پاکستان اس مرتبہ 42ویں نمبر پر آیا ہے۔ جبکہ گزشتہ سال 2008 کی رپورٹ کے مطابق پاکستان 47واں کرپٹ ملک تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مشرف آمریت کی پالیسیوں کے تسلسل کے ساتھ کرپشن کی بڑھتی ہوئی شرح موجودہ دور حکومت میں بھی اسی طرح قائم ہے جبکہ بنگلہ دیش اور بھارت نے پہلے سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس ایک سال میں پاکستان کے سرکاری اداروں مثلاً پی آئی اے، ریلوے، واپڈا، ملٹری اور تعمیرات سے متعلقہ شعبوں میں 500 ارب روپے کی کرپشن کی گئی ہے اس جائزہ رپورٹ کا دوسرا رخ بھی دیکھیں 180 ممالک کی فہرست میں شفاف، دیانتدار اور پرامن ممالک بالترتیب نیوزی لینڈ ، ڈنمارک، سنگاپور، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، فن لینڈ، نیدرلینڈ، آسٹریلیا، اور کینیڈا کے نام ہیں ان ممالک کو ہم عام طور پر بے دین اور کافر لوگوں کے ممالک کہہ کر تحقیر اور نفرت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

دنیا میں پھیلے ان دونوں اقسام کے ممالک کا جائزہ لیں تو یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ جہاں بھی پرامن بقائے باہمی کے ساتھ احساس ذمہ داری جمہوریت اور قانون کی بالادستی ہے وہاں خوشحالی امن اور دیانت داری کا غلبہ ہے۔ اس کے برعکس جہاں شخصی حکومتیں اور فوجی آمریت کی موجودگی میں احساس عدم تحفظ ہے وہاں لاقانونیت، بدیانتی، بدامنی اور دہشت گردی کے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ صومالیہ اور افغانستان کا مشترکہ المیہ یہ ہے کہ دونوں اسلامی ممالک میں ابھی تک بدترین قبائلی نظام موجود ہے۔ دونوں جگہوں پر امریکی فوجی مداخلت اور سازشیں زوروں پر ہیں۔ دونوں خطوں میں غربت افلاس اور بھوک ہر طرف پھن پھیلائے کھڑی ہے۔ رہ گئے عراق، سوڈان اور پاکستان تو یہاں بھی امریکی مداخلت، فوجی حملے اور سازشیں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ مداخلت کب تک جاری رہتی ہے؟ یہ یہاں کے حکمرانوں پر منحصر ہے حکومتی نمائندوں سمیت بعض لوگوں نے اس طرح کی رپورٹس اور دیگر تجزیاتی سرگرمیوں کو مغرب کا پراپیگنڈہ اور سازش قرار دیا ہے۔ لیکن سوچنے کی بات ہے کہ یہ سازشی پروپیگنڈا آخر مسلمان ممالک کے خلاف ہی کیوں ہے؟ ہم اس طرح کے تجزیوں کو مسترد بھی کر دیں تو ''گلوبل ولیج'' کے اس شفاف منظرنامے میں اپنا چہرہ پھر بھی یہی نظر آئے گا۔ آپ لاہور، کراچی اسلام آباد جیسے بڑے شہروں میں رہتے ہوں یا سندھ بلوچستان اور سرحد کے کسی دور دراز پسماندہ علاقے کے باسی، آپ سڑکوں، محلوں، کھیتوں اور کارخانوں میں جائیں کسی سے بھی پوچھیں آپ کو ہر شخص ایک ہی کہانی سنائے گا۔ حکومت عہدے داروں اور عوامی نمائندوں کی کرپشن NRO، عوام کی بڑھتی ہوئی مشکلات، ضروریات زندگی کی عدم دستیابی اور زندگی اجیرن کردینے والی مہنگائی۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں شفاف اور عوام دوست نظام قائم ہونے ہی نہیں دیا گیا۔ پاکستان بنتے ہی کرپشن کا آغاز اس صورت میں ہو گیا کہ بااثر لوگوں نے مہاجرین کو ہندوؤں کی متروکہ املاک کو ہڑپ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ قائداعظم کی وفات کے بعد خود سر افسر شاہی نے رشوت، سفارش اور عہدوں کی بندربانٹ میں ریکارڈ قائم کئے بلکہ غلام محمد جیسے لوگوں نے تو آگے بڑھ کر حکومت پر بھی قبضہ کرلیا۔ اس وقت کے فوجی جرنیل ایوب نے ریوڑیاں بٹنے کا یہ تماشا دیکھا تو وہ میدان میں کود پڑا اور پھر مارشل لاؤں کے ایسے سلسلے قائم ہوتے چلے گئے کہ سیاہ و سفید کا فرق ہی مٹ گیا۔ عدلیہ ایسے حالات میں قوموں کو سہارا دیتی ہے لیکن جسٹس منیر کے نظریہ ضرورت نے

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں شفاف اور عوام دوست نظام قائم ہونے ہی نہیں دیا گیا۔ پاکستان بنتے ہی کرپشن کا آغاز اس صورت میں ہوگیا

ہمارے خیال میں پاکستانی قوم کو اس عزم کے اظہار کا موقع مل گیا ہے۔ NRO کا پنڈورا باکس کھل گیا ہے۔ قدرت نے ہمیں قومی غیرت اور عوامی سرمایہ نیلام کرنے والے بدضمیر لوگوں کی شناخت کرنے اور ان سے نجات پانے کا سنہری موقع فراہم کردیا ہے یہ ایک تاریخی جنگ ہے جس میں محب وطن لوگوں کی بحالی عدلیہ تحریک کی طرح آگے آکر قومی لٹیروں سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔

ملکی حالات جس رخ پر جا رہے ھیں اور جس طرح یہاں زندگی روز بروز دشوار ھو رھی ھے اور مراعات یافتہ طبقہ عوام کو دونوں ھاتھوں سے لوٹ رھا ھے وہ کسی بڑی تباھی اور افراتفری کا پیش خیمہ محسوس ھو رھا ھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

عدالت کو بھی کرپشن اور لاقانونیت کے خلاف کھڑا ہونے کی بجائے کرپٹ حکمرانوں کا آلہ کار بنا دیا۔

آج عالمی برادری میں جوہری قوت ہونے کے باوجود وطن عزیز اگر بدعنوان ترین ریاستوں میں شرمندگی سے سر

آج عالمی برادری میں جوہری قوت ہونے کے باوجود وطن عزیز اگر بدعنوان ترین ریاستوں میں شرمندگی سے سر جھکائے کھڑا نظر آتا ہے تو یہ سارا کچھ یہاں کے موقع پرست سیاستدانوں، اقتدار پرست فوجی حکمرانوں اور ہوس پرست افسر شاہی کا کیا دھرا ہے۔ سابق ملٹری ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور موجودہ حکمران جماعت کے درمیان اقتدار کی بندر بانٹ پر مبنی بدنام زمانہ معاہدہ NRO لاقانونیت اور کرپشن کو قانونی تحفظ دینے کا تازہ بدنما دھبہ ہے۔ اس ایک ملک دشمن ڈیل کے ذریعے 165 ارب روپے کی کرپشن معاف کی گئی۔ اس وقت صدر مملکت سمیت آدھی سے زیادہ کابینہ NRO یعنی کرپشن زدہ ہے۔ جس ملک کے کروڑوں لوگ دو وقت کی روٹی کے لئے ترستے ہوں جہاں آٹا، چاول، چینی اور خوردنی اجناس ناپید ہو جائیں بجلی، پانی گیس کا تعطل بلاناغہ ہو بے روزگاری میں ہر روز اضافہ اور فیکٹریاں بند رہی ہوں۔ وہاں 92 افراد پر مشتمل کابینہ اور اس پر اٹھنے والے اربوں روپے قومی خزانے پر نہ صرف بوجھ ہیں

جھکائے کھڑا نظر آتا ہے تو یہ سارا کچھ یہاں کے موقع پرست سیاستدانوں، اقتدار پرست فوجی حکمرانوں اور ہوس پرست افسر شاہی کا کیا دھرا ہے۔ سابق ملٹری ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور موجودہ حکمران جماعت کے درمیان اقتدار کی بندر بانٹ پر مبنی بدنام زمانہ معاہدہ NRO لاقانونیت اور کرپشن کو قانونی تحفظ دینے کا تازہ بدنما دھبہ ہے۔ اس ایک ملک دشمن ڈیل کے ذریعے 165 ارب روپے کی کرپشن معاف کی گئی۔ اس وقت صدر مملکت سمیت آدھی سے زیادہ کابینہ NRO یعنی کرپشن زدہ ہے۔ جس ملک کے کروڑوں لوگ دو وقت کی روٹی کے لئے ترستے ہوں جہاں آٹا، چاول، چینی اور خوردنی اجناس ناپید ہو جائیں۔ بجلی، پانی گیس کا تعطل بلاناغہ ہو بے روزگاری میں ہر روز اضافہ اور فیکٹریاں بند رہی ہوں۔ وہاں 92 افراد پر مشتمل کابینہ اور اس پر اٹھنے والے اربوں روپے قومی خزانے پر نہ صرف بوجھ ہیں بلکہ یہ سارا اتلاف ہی بددیانتی پر مبنی ہے۔ جس غریب ملک کے درجنوں باشندے ہر روز بھوک کی وجہ سے خودکشیاں کرنے پر مجبور ہوں اس کے صدر سمیت اکثر نامور حکومتی و اپوزیشن سیاستدانوں کے نام دنیا کے بیشتر ممالک میں اربوں، کھربوں کا سرمایہ ہے اور وہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے چند بڑے سرمایہ داروں میں شمار ہوتے ہیں۔

ملکی حالات جس رخ پر جا رہے ہیں اور جس طرح یہاں زندگی روز بروز دشوار ہو رہی ہے اور مراعات یافتہ طبقہ عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا ہے وہ کسی بڑی تباہی اور افراتفری کا پیش خیمہ محسوس ہو رہا ہے۔ آج اس قوم کی یہ حالت باہر سے مسلط کسی ظلم کی وجہ نہیں بلکہ اپنی مرضی اور اکثریتی فیصلے سے منتخب کئے گئے سیاستدانوں کے ہاتھوں خراب ہو رہی ہے۔ کب تک یہ لٹیرے چہرے بدل بدل کر اس قوم کو لوٹتے رہیں گے؟؟ اس پر مہنگائی، قحط اور ظلم و ناانصافی کے پہاڑ کب تک گرتے رہیں گے؟؟ اس کا حتمی اندازہ تو نہیں لگایا جا سکتا لیکن یہ قوم اس وقت تک کرپشن کے کیچڑ میں لت پت رہے گی جب تک اس میں خود اپنے حالات بدلنے کا جذبہ پیدا نہیں ہو جاتا کیونکہ یہ قرآنی فیصلہ اور قدرت کا قانون ہے کہ قومیں اس وقت نہیں سنورتیں جب تک وہ خود سنورنے کا پختہ عزم نہ کر لیں.........؛

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا

ہمارے خیال میں پاکستانی قوم کو اس عزم کے اظہار کا موقع مل گیا ہے۔ NRO کا پنڈورا باکس کھل گیا ہے۔ قدرت نے ہمیں قومی غیرت اور عوامی سرمایہ نیلام کرنے والے بد ضمیر لوگوں کی شناخت کرنے اور ان سے نجات پانے کا سنہری موقع فراہم کر دیا ہے یہ ایک تاریخی جنگ ہے جس میں محب وطن لوگوں کی بحالی عدلیہ تحریک کی طرح آگے آ کر قومی لٹیروں سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔

☆☆☆☆

حج و عمرہ کے بہترین پیکج کیساتھ
جمال حرمین ٹریول اینڈ ٹورز
حج و عمرہ سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ماسٹر ٹریز حجاج (منظور شدہ وفاقی مذہبی امور)
چیف ایگزیکٹیو
الحاج محمد اسماعیل غازیانی
آفس نمبر 11 سابرینہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پاکستان چوک، کراچی
Contact
021-2215027
0300-2278625

تگ وتاز

علماء جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ابلاغ دین کا فریضہ ادا کریں، مفتی منیب الرحمٰن

کراچی (مصطفائی نیوز) مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے کہا ہے کہ علماء جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ابلاغ دین کا فریضہ ادا کریں۔ دعوت دین میں جبر نہیں اپیل ہونی چاہیے۔ عالمگیریت نے جہاں نئے مسائل کو جنم دیا ہے وہاں امکانات کا دائرہ بھی وسیع کیا ہے وہ اورنگی ٹاؤن میں جامعہ ضیا العلوم کے زیر اہتمام جامع مسجد فاطمۃ الزہراء میں احیائے دین کے جلسے سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تاجروں اور صنعتکاروں کا ذخیرہ اندوزی کر کے اشیائے ضرورت کی مصنوعی قلت پیدا کرنا اور عوام کا استحصال کرنا سنگ دلی اور روح ایمان کے منافی ہے۔ جامعہ ضیاء العلوم کے مہتمم مولانا غلام دستگیر افغانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے کراچی میں خدمت دین کیلئے اورنگی ٹاؤن کے پسماندہ علاقے کا انتخاب کیا ہے دیگر خطاب کرنے والوں میں مفتی محمد رفیق الحسنی، مولانا مفتی غلام نبی فخری، مولانا ریحان امجد نعمانی، مولانا احمد علی سیفی، مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی، مولانا عبد الخالق نقشبندی، مولانا عبدالکریم سعیدی، مولانا اکرام حسین سیالوی، اور مولانا سید محمد طاہر نے خطاب کیا۔

☆☆☆☆

علامہ اقبال اور نظریہ پاکستان لازم وملزوم ہیں، سعید احمد انجم

اقبال نے اپنی شاعری سے نہ صرف ہندوستان کے مسلمانوں میں بیداری پیدا کی بلکہ امت مسلمہ کو جذبہ خودی، جرات، کا درس دیا۔ پروفیسر جمیل احمد

میر پور خاص (مصطفائی نیوز) علامہ اقبال اور نظریہ پاکستان لازم وملزوم ہیں 1930ء میں اپنے خطبہ آلہ آباد میں مسلمانان برصغیر کیلئے علامہ نے علیحدہ وطن کا مطالبہ پیش کیا۔ قائد اعظم محمد علی علیہ الرحمہ نے بھرپور ساتھ دیتے ہوئے اس مطالبہ کو برصغیر کے کونے کونے میں پھیلایا چوہدری رحمت علی نے 1933ء میں اس مطالبہ کا نام "پاکستان" رکھا جو بالآخر 14 اگست 1947ء کو مسلمانوں کی انتھک جدوجہد اور لازوال قربانیوں کے باعث معرض وجود میں آیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سعید احمد انجم نے میر پور خاص میں "المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام یوم اقبال کے سلسلے میں منعقدہ مجلس مذاکرہ سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال پکے سچے مسلمان تھے انہوں نے اپنے خطاب میں مسلمانوں کو اتحاد، یقین، محکم اور عمل پیہم کا درس دیا۔ لیکن اقبال کی ان عظیم تعلیمات کو ہم نے پس پشت ڈال دیا۔ اقبال کے خواب پاکستان صوبائیت، لسانیت، اور فرقہ واریت کی آماجگاہ بنا دیا۔ آج ہر صوبے کا آدمی ملے گا لیکن پاکستان کا نہیں ملے گا۔ کیونکہ ہر شخص اپنے صوبے سے وابستگی پر فخر کرتا ہے۔ پاکستانی ہونے پر نہیں۔ پروفیسر جمیل احمد نے کہا کہ اقبال نے اپنی شاعری سے نہ صرف ہندوستان کے مسلمانوں میں بیداری پیدا کی بلکہ امت مسلمہ کو جذبہ خودی، جرات، کا درس دیا۔ بالخصوص نوجوانوں کو مایوسی اور غلامی سے نکالنے کے لئے بیشمار نظمیں لکھیں اور انہیں اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کا پیغام دیا۔ ضرب کلیم، بال جبرائیل، بانگ درا، علامہ محمد اقبال کی عظیم انقلابی شاعری کے مجموعہ ہیں۔ مگر موجودہ نسل ان سے ناآشنا ہے۔ جمہوری حکومت کا فرض ہے کہ وہ تعلیمی اداروں اور کتابوں میں علامہ اقبالؒ اور ان کی تعلیمات سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کریں۔ علاقائی شاعری کے بجائے قومی شاعری کو فروغ دیا جائے۔ مذاکرہ سے انجمن اساتذہ پاکستان کے سیکریٹری محمد علی شیخ، عمر فاروق نے بھی خطاب کرتے ہوئے علامہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

یہ ہے جمہوریت

گورنر پنجاب سے میڈل نہ لینے والے طالب علم کی ڈگری روک لی گئی

فیصل آباد (مصطفائی نیوز) فیصل آباد میں گورنر پنجاب کے ہاتھوں میڈل لینے سے انکار کرنے والے طالب علم کی ڈگری روک لی گئی ہے۔ فیصل آباد میں گزشتہ دنوں نجی یونیورسٹی کے کانووکیشن کے موقع پر ٹیکسٹائل انجینئر نگ کے طالب علم عطاء الرسول نے گورنر کے ہاتھوں کانسی کا میڈل وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جب طالب علم نے یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کرنے کیلئے رابطہ کیا تو یونیورسٹی انتظامیہ نے ڈگری دینے سے انکار کر دیا۔ طالب علم عطاء الرسول کے مطابق اسے کہا جا رہا ہے گورنر پنجاب سے بدتمیزی کرنے پر اس کی ڈگری کینسل کر دی جائے گی۔ جبکہ عطاء الرسول کا کہنا ہے کہ تقسیم انعامات کے موقع پر اس نے گورنر پنجاب سے ایک لفظ تک نہیں کہا صرف بطور احتجاج میڈل لینے کے لئے نہیں گیا۔ طالب علم کا کہنا ہے کہ اس کے کسی طرز عمل کو بدتمیزی سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ جمہوری حکومت میں قوم کے ہر فرد کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ جائز مقصد کیلئے احتجاج کرے، لیکن حکومت صرف جمہوریت کے نعرے ہی لگا رہی ہے۔

علماء نے دہشتگردوں سے لڑنے کیلئے 10 ہزار افراد دینے کی پیشکش کر دی

رحمٰن ملک

تمام علماء کرام دہشتگردی کے خلاف متحد ہیں، ڈرون حملوں کی موجودہ حکومت نے نہ پہلے اجازت دی نہ آئندہ دیگی

ہم نے پہلے بھی غیر مشروط حمایت کی اب بھی کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے، مفتی منیب الرحمٰن

کراچی (مصطفائی نیوز) وفاقی وزیر داخلہ رحمان ملک نے کہا ہے کہ پاکستان میں بھارتی مداخلت کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔ بھارت کے ساتھ مذاکرات میں یہ مسئلہ زور دار طریقے سے اٹھایا جائے گا۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے دہشت گردی اور خودکش حملوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ خودکش حملہ آور کی نماز جنازہ بھی جائز نہیں ہے۔ تمام علماء کرام دہشت گردی کے خلاف متحد ہیں۔ ڈرون حملوں کی موجودہ حکومت نے نہ پہلے اجازت دی اور نہ آئندہ دے گی۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام نے دہشت گردی کے خلاف اپنے دس ہزار کارکنوں کی خدمات کی پیشکش کی ہے۔ اس پر ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ مجھے ہدایت ملی ہے کہ میں علماء کرام سے ملاقاتیں کروں اس ضمن میں کراچی کے علماء کرام سے رابطے ہوئے تمام علمائے کرام نے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں لاہور پشاور اور کوئٹہ کے علمائے کرام سے بھی ملاقاتیں کروں گا۔ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے علماء کرام اور اسکالرز کی کانفرنس بھی منعقد کی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ اسلحہ اور دہشت گرد افغانستان سے آ رہے ہیں۔ بھارت جب بھی مذاکرات کی میز پر بیٹھے گا یہ مسئلہ پر زور طریقے سے اٹھایا جائے گا۔ کراچی میں دیگر علماء کرام سے ملاقات کرنے کے بعد وفاقی وزیر داخلہ عالمگیر روڈ کراچی میں واقع اہل

وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک اور گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد اہل سنت کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم امجدیہ کراچی کے دورے کے موقع پر
مفتی منیب الرحمٰن، علامہ شاہ تراب الحق قادری، [illegible] کے ساتھ [illegible] کے ایصال ثواب [illegible] فاتحہ خوانی کر رہے ہیں (فوٹو مصطفائی نیوز)

سنت کی عظیم دینی درسگاہ "دارالعلوم امجدیہ" میں تشریف لے گئے۔ وہاں پر علماء کرام سے ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیاسی قیادت اور علماء کرام نے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے آگے بڑھنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ دہشت گردوں نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ وہ مذاکرات نہیں کریں گے اور انہیں منطقی انجام تک پہنچائے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ البتہ بھٹکے ہوئے نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کی گنجائش موجود ہے۔ اس موقع پر گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد خان اور سنی رہبر کونسل کے علماء و مشائخ، مفتی منیب الرحمٰن، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی، شاہد غوری، اکرام المصطفیٰ اعظمی، علامہ قاضی احمد نورانی، شاہ عبدالحق قادری، صاحبزادہ ریحان امجد نعمانی مہتمم دارالعلوم امجدیہ بھی موجود تھے۔ وفاقی وزیر نے بتایا کہ سوات، مالاکنڈ اور وزیرستان سے گرفتار ہونے والے تقریباً 2000 ہزار نوجوانوں پر مقدمہ چل رہا ہے۔ اس موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے کہا کہ ہم نے پہلے بھی غیر مشروط حمایت کی اب بھی کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ ڈاکٹر عشرت العباد نے کہا کہ ماضی میں بھی علماء کرام نے دہشت گردی کے خلاف از خود اپنی ذمہ داریاں نبھائیں اور مستقبل میں بھی وہ نبھائیں گے۔

☆☆☆☆

حکومت سوئٹزرلینڈ سے مساجد کے میناروں پر پابندی ختم کرائے، صدیق راٹھور

کراچی (مصطفائی نیوز) جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی نائب صدر صدیق راٹھور نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان، سوئس حکومت پر مساجد کے میناروں پر پابندی ہٹانے کے لئے دباؤ عالمی اثر رسوخ استعمال کرے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے نیو کراچی ٹاؤن کے تحت احتجاجی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر جے یو پی کراچی کے آرگنائزنگ سیکریٹری محمد مستقیم نورانی، جے یو پی نیو کراچی کے رہنما شیخ فیروز کولیا اور علامہ عبداللہ نورانی نے بھی خطاب کیا۔ محمد صدیق راٹھور نے کہا کہ اگر حکمران اور سرمایا داران اپنا پیسہ وہاں کے بینکوں سے منتقل کر لیں تو سوئس حکومت کے ہوش ٹھکانے آ جائیں گے محمد مستقیم نورانی نے کہا کہ میناروں پر پابندی اسلام فوبیا ہونے کی دلیل ہے۔ اسلام کی مقبولیت سے گھبرا کر اسلام اور شعائر اسلام کے خلاف کفار کا یکجا ہو کر سازشیں کرنا بالکل عیاں ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم قوم اپنے شعور کو بیدار رکھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اسلام اور ہادی اسلام حضور خاتم النبیین ﷺ کے مقام و مرتبے کی مکمل طور پر پاسبانی کرنی ہے۔ اور اس مقصد کیلئے ہم کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں۔ ہمارا ہر کارکن نظام مصطفیٰ کا سپاہی ہے۔ ریلی میں کارکنان و عہدیداران کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام اہل سنت نے شرکت کی۔ موجودہ ملکی حالات پر ریلی کہا گیا کہ ہم پاک فوج کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ مطالبہ کیا گیا کہ آخری دہشت گرد کے خاتمے تک آپریشن جاری رہنا چاہیے۔ اور کہا گیا کہ قوم کا بچہ بچہ پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑا ہے۔

☆☆☆☆

عوام اہل سنت نے سنی تحریک پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کیا، خالد حسن عطاری

حیدر آباد (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے صوبائی رہنما خالد حسن عطاری، اکبر رضا قادری، سید ساجد علی کاظمی و دیگر نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ عوام اہل سنت نے سنی تحریک پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اور سنی تحریک کے شعبہ اہل سنت خدمت کمیٹی کے رضا کاروں کو قربانی کی کھالیں، جوق در جوق جمع کروائی جو کہ سنی تحریک سے محبت کا اظہار ہے۔ سنی تحریک بھی عوام اہل سنت کو تنہا نہیں چھوڑے گی۔ اور عوام اہلسنت کے اعتماد کو ہمیشہ بحال رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اہل سنت خدمت کمیٹی کے رضا کار ہمہ وقت کسی بھی آفت سے نمٹنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ اور جو قدرتی آفات زلزلہ، سیلاب، یا کوئی اور آفت میں عوام کو تنہا نہیں چھوڑتے اور اپنا کام خلوص کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ انہوں نے عوام اہل سنت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ کہ اہل سنت خدمت کمیٹی کے رضا کاروں نے دن رات محنت کر کے ریکارڈ کھالیں جمع کیں جو کہ لائق تحسین اور اپنے شہید قائد سے محبت کا اظہار ہے۔

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت قربانی کے گوشت کی تقسیم

کراچی (مصطفائی نیوز) عیدالاضحیٰ کے تین روز کے دوران سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل کے تحت اجتماعی قربانی کے حوالے سے 1200 سے زائد گائے اور 3000 سے زائد بکروں کا گوشت، مستحق، نادار اور محتاج افراد میں سیلانی ویلفیئر کے مرکزی دفتر بہادر آباد کے سامنے تقسیم کیا گیا۔ رضا کاروں نے گوشت کی تقسیم کی جب کہ کراچی کے مختلف علاقوں، ملیر، لانڈھی، کورنگی، خدا کی بستی، فیڈرل بی ایریا سے ملحق گلشن اقبال کی ملحقہ کچی آبادیوں کے علاوہ کھارادر، رنچھوڑ لائن، پنجاب کالونی مچھر کالونی، بچل گوٹھ، بلاول شاہ کالونی، گلستان جوہر، اورنگی ٹاؤن، کے مختلف علاقوں میں تقریباً 25 ہزار خاندانوں میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ کے سرپرست اعلیٰ اور ممتاز روحانی شخصیت مولانا بشیر فاروقی نے مرکزی کیمپ کا دورہ کرتے ہوئے رضا کاروں اور ٹرسٹیز کے جذبے کو بھی سراہا اور کہا کہ اخلاص کے ساتھ کام کرنے کا نتیجہ اللہ تعالیٰ ضرور دیتا ہے۔

☆☆☆

ملکی دولت لوٹنے والے افراد کا احتساب کیا جائے، ثروت اعجاز

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے سربراہ محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ یہ بات پوری قوم کیلئے باعث شرم ہے کہ پاکستان کا نام بدعنوانی میں سرفہرست ملکوں میں شامل ہوگیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کے انکشاف پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس انکشاف کے مطابق ملک میں دن بدن بدعنوانی کا حجم بڑھتا جا رہا ہے۔ جس سے دنیا میں ملک کی ساکھ متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری حکومت کے ہوتے ہوئے بھی اداروں میں احتساب کا عمل موثر انداز نہیں ہو رہا جس سے جمہوریت پر سے عوام کا اعتماد اٹھ رہا ہے جبکہ ملک دنیا بھر میں بدنام ہو کر پوری قوم کیلئے شرمندگی کا باعث بن رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

بلوچستان پیکج سے کسی پیشرفت کی توقع نہیں: جے یو پی

کوئٹہ (مصطفائی نیوز) جمعیت علماء پاکستان بلوچستان کے صدر میر عبدالقدوس ساسولی نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے مجوزہ بلوچستان پیکج میں کوئی انقلابی اقدام نہیں اس لئے اس پیکج سے بلوچستان کے بنیادی حقوق کے حصول سے متعلق کسی پیش رفت کی توقع نہیں انہوں نے کہا کہ اب تک کی اطلاعات کے مطابق حکمران بلوچستان پیکج کے نام پر برسراقتدار طبقات کو نوازیں گے اور صوبہ حقیقی مسائل میں جوں کا توں جکڑا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کا مسئلہ حقیقی اور غیر معمولی انقلابی اقدامات سے ہی حل ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساحل و وسائل پر اختیارات کے حوالے سے بلوچ قوم پرستوں کے مطالبات درست ہیں اور یہاں کے عوام کو وسائل پر حقیقی اختیارات دینا استحکام پاکستان کا ضامن ہوسکتا ہے۔

قربانی امت مصطفیٰ کیلئے اللہ کا عظیم انعام ہے، شاہ تراب الحق قادری

انبیائے کرام کا خواب رویائے صادقہ اور وحی الٰہی ہوتا ہے، اجتماع سے خطاب

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہل سنت پاکستان کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت، مالی عبادت، اور شعائر اسلام سے ہے۔ انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خواب رویائے صادقہ اور وحی الٰہی ہوتا ہے۔ خواب کی تکمیل کیلئے حضرت ابراہیم نے اطاعت وامر الٰہی سے اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کرنا چاہی تو رب العالمین نے اس کا بدل اور فدیہ مینڈھا بھیج دیا جس کی قربانی فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو امتحان و آزمائش میں سرخرو کیا۔ حضرت ابراہیم کی تسلیم و رضا کی عظیم مثال کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک زندہ کر دیا۔ یوم النحر دسویں ذی الحجہ میں امت مسلمہ کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ عید الاضحیٰ کی قربانی امت مصطفیٰ کے لئے اللہ کا عظیم انعام ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں اجتماع سے خطاب

بعض ٹریول ایجنٹس عازمین حج سے کروڑوں روپے لیکر فرار ہوگئے، عاطف حنیف بلو

کراچی (مصطفائی نیوز) تحریک عوام اہل سنت پاکستان کے سربراہ حج وعمرہ کمیٹی کے چیئرمین محمد عاطف حنیف بلو نے کہا کہ دھوکے کے ذریعے بعض ٹریول ایجنٹس عازمین حج سے دو کروڑ روپے وصول کر کے فرار ہوگئے ہیں۔ جس سے عازمین حج کی سعادت سے محروم ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت کاروائی کرے اور فوری طور پر ان کے لائسنس منسوخ کئے جائیں۔ انہوں نے کہا جو رقم ان ٹریول ایجنٹس سے سیکورٹی کے طور پر لی گئی ہے اس رقم سے ان افراد کو حج کے لئے بھیجا جائے۔ اور مذکورہ ٹریول ایجنسیوں کے خلاف سخت کاروائی کی جائے تاکہ آئندہ کوئی بھی ٹریول ایجنٹ ایسا اقدام نہ اٹھا سکے۔

☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

مسلمانوں کی صفوں میں اتفاق واتحاد ناگزیز ہے، پیر نقیب الرحمٰن

راولپنڈی (مصطفائی نیوز) سجادہ نشین عید گاہ شریف راولپنڈی پیر نقیب الرحمٰن نے کہا ہے کہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد واتفاق کی جتنی ضرورت آج ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ پاکستان اور عالم اسلام پر کڑا وقت ہے۔ دونوں تاریخ کے انتہائی نازک موڑ سے گزر رہے ہیں۔ اس لئے اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیں اتحاد ویکجہتی اور اپنی سیاسی اور معاشی قوت کو مجتمع کرنے کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے لاہور کے قریب نئی آبادی ملتان روڈ میں میلاد کانفرنس سے صدارتی خطبے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا طاغوت اپنی نئی صورت میں اسلام اور پاکستان کے خلاف صف آراء ہیں۔ پاکستان میں دہشتگردی خودکش حملے، معاشی اور اقتصادی بحران، افراتفری، اور غیر یقینی حالات کے ذریعے طاغوت ہمیں اپنی اقدار اور قوت سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اس صورتحال سے نمٹنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ اپنے حضور نبی کریم ﷺ کی ابدی، سرمدی تعلیمات پر سچے دل سے کاربند ہو جائیں اپنے تمام فرقہ وارانہ اختلافات بھلا کر سچے دل سے روحانی مرکزی ومحور مدینۃ المنورہ کی جانب رجوع کریں۔

☆☆☆☆☆

بعض جماعتیں مدارس کو قربانی کی کھالیں دیئے جانے میں رکاوٹ ہیں، مفتی احمد میاں برکاتی

حیدرآباد (مصطفائی نیوز) مفتی احمد میاں برکاتی نے کہا ہے کہ بعض جماعتیں مدارس کے لئے قربانی کی کھالوں کے حصول میں رکاوٹ ہیں اس سے مدارس مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ وہ دارالعلوم احسن البرکات میں اجتماعی قربانی کے شرکاء سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر اجتماعی قربانی کے نگران علامہ جواد رضا الشامی برکاتی نے کہ اس سال بھی اجتماعی قربانی میں بڑی تعداد میں حصہ داروں نے شریک ہو کر دارالعلوم پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد وہ واحد ادارہ ہے جہاں اجتماعی قربانی کے جانور علماء کرام نے اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے ہیں۔

بدعنوانی سے حاصل رقم کہاں جاتی ہے..............!

مزار قائد پر عہد کرتے ہیں قوم کو مایوس نہیں کریں گے، شوکت ترین

بدعنوانی سے حاصل رقم بڑی جیبوں میں جارہی ہے، ارکان کے ہمراہ مزار قائد پر حاضری

کراچی (مصطفائی نیوز) قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کا اجلاس شروع ہونے سے قبل وفاقی وزیر خزانہ شوکت ترین کی قیادت میں کمیشن کے ارکان نے مزار قائد پر حاضری دی۔ پھولوں کی چادر چڑھائی۔ اور فاتحہ خوانی کی۔ مزار قائد پر حاضری کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے شوکت ترین نے کہا کہ مزار قائد پر کھڑے ہو کر ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم ملک وقوم کو مایوس نہیں کریں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ این ایف سی کے ارکان خود بھی کوشش کریں کہ وسائل کی عمودی (وفاق اور صوبوں کے درمیان) اور افقی (خود صوبوں کے درمیان) تقسیم کے ایشو کو جلد از جلد حل کریں گے کیونکہ صوبوں کو جب پتہ ہوگا کہ انہیں کتنے وسائل ملیں گے تو وہ اپنے عوام کی بہتری کیلئے ترقیاتی منصوبہ بندی بھی کرسکیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ احتساب کیلئے آزاد اور غیر جانبدار اداروں کو کام کرنے دیا جائے۔ جو بدعنوانیوں کا تدارک کریں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے کچھ ادارے ایسے ہیں جن میں کرپشن کے باعث اربوں روپے ڈوب گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک اداروں کا انتظامی ڈھانچہ تبدیل نہیں کیا جائے گا تب تک کرپشن ختم نہیں ہوگی۔ برطانوی ریڈیو کے مطابق وزیر خزانہ نے کہا کہ ملک میں بدعنوانی سے حاصل کردہ رقم بڑے بڑے لوگوں کی جیبوں میں جارہی ہے اور بدعنوانی کے بارے میں اپنی رپورٹ چار ہفتوں میں حکومت کو پیش کردیں گے۔

☆☆☆☆☆

سرحد اسمبلی میں مفتی منیب الرحمٰن کیخلاف تحریک استحقاق واپس

پشاور (مصطفائی نیوز) رکن سرحد اسمبلی ثاقب اللہ چمکنی نے مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن کے خلاف تحریک استحقاق واپس لے لی۔ سرحد اسمبلی سیکرٹریٹ میں قائمہ کمیٹی استحقاق کا اجلاس کمیٹی کے چیئرمین ڈپٹی سپیکر خوش دل خان کی زیر صدارت ہوا، اجلاس میں مفتی منیب الرحمٰن کی جانب سے جوابی خط پیش کیا گیا جس میں انہوں نے موقف اختیار کیا کہ انہوں نے عیدالفطر کے چاند کے حوالے سے سرحد حکومت کے خلاف بیان نہیں دیا اور اگر اراکین کے پاس ثبوت ہیں تو پیش کریں۔ اجلاس میں مفتی منیب الرحمٰن کی جانب سے سرحد اسمبلی یا سرحد حکومت سے متعلق ویڈیو اور اخباری بیانات پیش کئے گئے تاہم ان سے کچھ ثابت نہ ہونے پر ثاقب اللہ چمکنی نے تحریک استحقاق واپس لے لی۔

حکومت دہشت گردوں کے نیٹ ورک کو تباہ کرے، خالد قادری

حیدرآباد (مصطفائی نیوز) سندھ کے مذہبی وسماجی رہنما محمد خالد قادری نے اپنے ایک بیان میں پشاور میں مسلسل بم دھماکوں اور حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ذخیرہ اندوزی کی روک تھام اور اس پر قابو پانے کیلئے خصوصی اقدامات کرتے ہوئے کرپشن کا بھی خاتمہ کرے جو معاشرے کے ساتھ ساتھ جمہوری حکومت کو بھی دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔ عوام کو چینی، آٹا، بجلی پانی کے مسائل میں الجھا دیا گیا ہے۔ اور ذخیرہ اندوز اسمگلنگ کرنے والے مزے اڑا رہے ہیں۔ وزراء افسران کی فوج در فوج ہونے کے باوجود عوام بنیادی حقوق سے محروم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بیش بہا معدنیات اور زراعت سے نوازا ہے مگر قومی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ کر غریب عوام پر مہنگائی اور ٹیکس مسلط کر دیا جاتا ہے جبکہ نام نہاد شرفاء اربوں روپے کے قرض لیکر ہڑپ کر گئے اور غریب کو قرض دینے کی حکومت میں ہمت نہیں ہوتی۔ محمد خالد قادری نے صدر اور وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ ملک کے جن شرفاء نے اربوں روپے قرضے معاف کرائے اور قومی دولت لوٹی ان کے چہرے بھی بے نقاب کئے جائیں۔

☆☆☆☆

ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی کی مذمت کریں گے۔نظام مصطفیٰ پارٹی

اقوام متحدہ اور اتحاد بین المذاہب کے علمبردار ضابطہ اخلاق طے کریں،سیمینار سے خطاب

کراچی (مصطفائی نیوز) نظام مصطفیٰ پارٹی کے زیر اہتمام سیمینار بعنوان" قانون تحفظ ناموس رسالت میں تبدیلی کے لئے عالمی دباؤ کیوں" مقامی حال میں نظام مصطفیٰ پارٹی کے سر براہ سابق وفاقی وزیر حاجی حنیف طیب کی زیر صدارت ہوا جس میں ممتاز ماہر قانون سابق وفاقی وزیر میر نواز خان مروت، جماعت اہل سنت کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مقررین نے اتفاق کیا کہ تمام مذاہب اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیمیں قانون تحفظ ناموس رسالت کی اہمیت اور افادیت کو سمجھنا چاہیں تو ہم ان کو مذاکرات کی دعوت دیتے ہیں، تحفظ ناموس رسالت سے متعلق اقوام متحدہ اور اتحاد بین المذاہب کے علمبردار مل کر ایک ضابطہ اخلاق طے کریں اور تمام رکن ممالک کو اس کا پابند بنائیں نیز خلاف ورزی کو تادیبی جرم قرار دیں۔عالمی تنظیم المذاہب کے صدر ،ممتاز ماہر قانون ،سابق وفاقی وزیر قانون میر نواز خان مروت نے خطاب میں کہا کہ حکومت عالمی دباؤ کے تحت ناموس رسالت ﷺ کے قانون میں نظر ثانی کی کوشش ہرگز نہ کرے ۔گورنر پنجاب سمیت پی پی پی کے ترجمان کی جانب سے قانون تحفظ ناموس رسالت کے بارے میں ناپاک خیالات کا اظہار دین مصطفیٰ سے دوری اور بے زاری ہے ۔ یہ لوگ قانون تحفظ ناموس رسالت سے مکمل نہ آشنا ہیں انہوں نے کہا کہ دفعہ 295 اور اس کے آرٹیکل مکمل جامع قانون ہے جس کے تحت کسی بھی بے گناہ کو سزا نہیں ہو سکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت ﷺ کے قانون سے متعلق منکرین ختم نبوت منفی پروپیگنڈا کرتے ہیں جن کا مقصد اسرائیل اور برطانیہ میں سیاسی پناہ اور مراعات حاصل کرنا ہوتا ہے۔جماعت اہل سنت پاکستان کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ 1985ء کی قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر قانون تحفظ ناموس رسالت کے مطابق گستاخ اور توہین رسالت کے مرتکب کی قانوناً سزا موت مقرر کی گئی ہے۔اس وقت کی اسمبلی میں 295/c پر تمام غیر مسلم اقلیتوں کے نمائندوں نے بھی دستخط کئے تھے۔انہوں نے کہا کہ ہم دوٹوک الفاظ میں اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ اگر حکومت نے توہین رسالت کے مرتکب کی سزائے موت کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی کی کوشش کی تو اس کے خلاف بھر پور مزاحمتی تحریک چلائی جائے گی۔نظام مصطفیٰ پارٹی کے سربراہ حاجی محمد حنیف طیب نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ قانون تحفظ ناموس رسالت میں تبدیلی کے لئے دباؤ ڈالنے والے عالمی وفود سے علماء کرام اور ماہرین قانون سے بھی ملاقات کرائی جائے تاکہ عالمی وفود کے سامنے قانون تحفظ ناموس رسالت کی صحیح تشریح پیش کی جاسکے۔

☆☆☆☆

بجلی اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ غیر جمہوری اور ظالمانہ اقدام ہے،محمد عابد ضیائی

حکومت اضافے کا فیصلہ واپس لے اور کفایت شعاری کی پالیسی پر عمل کرے،وزیر خزانہ کے بیان پر ردعمل

کراچی (مصطفائی نیوز)مصطفائی تحریک پاکستان کے نائب امیر محمد عابد ضیائی نے کہا ہے کہ بجلی اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ ظالمانہ اقدام ہے۔حکومت فیصلہ واپس لے۔آئی ایم ایف سے قرضہ عوام کی بھلائی کیلئے نہیں لیا گیا حکمران پہلے خود قربانیاں دیں، حکومت نے وزیر کی جو فوج بھرتی کی ہوئی ہے اسے کم کیا جائے۔وزراء کی فوج سے عوام کو سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں جو عوام کو آٹا اور چینی بھی فراہم نہیں کر سکتے ۔ بلکہ ان کی شاہ خرچیوں پر اربوں روپے خرچ ہو رہے ہیں۔جس کا بوجھ غریب عوام کو اٹھانا پڑتا ہے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے وزیر خزانہ کے بجلی میں اضافے کے اعلان پر اپنے ردعمل میں کیا۔انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حالات میں حکومت کی رٹ اور اپوزیشن کہیں بھی نظر نہیں آرہی، عوامی مسائل کے حل کی طرف نہ جانے کیوں توجہ نہیں دی جارہی جس کی وجہ سے عوام کا عوامی نمائندوں پر سے اعتماد ختم ہو چکا ہے۔

المصطفیٰ کے زیر اہتمام زبیدہ میڈیکل کمپلکس میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کے لئے "دوروزہ پولیو سیمینار" کا انعقاد

کراچی (مصطفائی نیوز)المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے تحت چلنے والے زبیدہ میڈیکل کمپلکس میں ٹاؤن ہیلتھ آفس اورنگی ٹاؤن کے تعاون سے لیڈی ہیلتھ ورکرز کے لئے دو روزہ "پولیو سیمینار" کا انعقاد کیا گیا جس میں ڈاکٹر مبشر حسین مصطفیٰ (TPOWHO) ڈاکٹر علی نواز شیخ (EPI Consultant) ڈاکٹر سہیل بن سعید، اور ڈاکٹر اے ملک اور یوسی ناظم وقار احمد صدیقی نے خطاب کیا۔جبکہ 45 لیڈی ہیلتھ ورکرز نے سیمینار میں شرکت کی۔آخر میں المصطفیٰ اورنگی ٹاؤن کے نگران احمد علی عباسی نے مہمانان گرامی اور شرکاء سیمینار کا شکریہ ادا کیا۔اور ایسے پروگرام جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔انہوں نے کہا کہ المصطفیٰ نے خلوص کے ساتھ خدمت خلق کا جو کام آج تک کیا ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ جاری رکھا جائے۔اس سے آئندہ آنے والی نسلوں میں بھی خدمت کا ایک بہترین جذبہ پیدا ہوگا۔

☆☆☆☆

انٹرنیشنل پیس مشن کے زیر اہتمام شب قرآن

واشنگٹن (مصطفائی نیوز) انٹرنیشنل پیس مشن کے زیر اہتمام ہر ماہ کے دوسرے ویک اینڈ پر قرآن سیکھنے کے موضوع پر تقریب کرنا کا اہتمام کیا جارہا ہے۔تفصیلات کے مطابق 6020 روٹ نمبر الیگزینڈیا ورجینیا میں مسلمان بہنوں بھائیوں اور بچوں کیلئے جس نے قرآن پاک نہیں پڑھا اور پڑھنا چاہتے ہیں کیلئے شب قرآن کے نام سے ہر ماہ کے دوسرے ہفتے کے دن عشاء کی نماز کے بعد جو لوگ قرآن پڑھے ہوئے ہیں وہ تلاوت فرمائیں گے جو سیکھنا چاہے ان کو سکھایا جائے گا پیس مشن کے چیئرمین ڈاکٹر ظفر اقبال نوری کے مطابق قرآن پاک سیکھنے سے اور پڑھنے سے آپکی دین اور دنیا سنور جائے گی۔

خوشی کے موقع پر غریب و نادار بھائیوں کی خوشیوں میں شریک ہونا عبادت ہے، محمد عابد ضیائی

اگر ہم سب مل کر اپنے اپنے حصے کا کام کریں تو یقیناً غربت کا جلد خاتمہ ہو جائے گا، عید کے موقع پر گفتگو

کراچی (مصطفائی نیوز) مصطفائی تحریک کے مرکزی نائب امیر محمد عابد ضیائی نے کہا ہے کہ خوشی کے موقع پر غریب و نادار بھائیوں کی خوشیوں میں شریک ہونا عبادت ہے، اگر ہم سب مل کر اپنے حصے کا کام کریں تو یقیناً غربت کا جلد خاتمہ ہو جائے گا، ان خیالات کا اظہار انہوں نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر گفتگو کراچی کی مختلف کچی آبادیوں، ہاکس بے، ملیر، لانڈھی، کورنگی اور دیگر متوسط علاقوں میں غریب و نادار افراد میں گوشت کی تقسیم کے دوران کیا۔ انہوں نے انتہائی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ زکوٰۃ نہ دینے اور ٹیکسوں کی چوری کی وجہ سے غربت بڑھ رہی ہے اور یہ ہمارے معاشرے کی بڑی خرابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں نوے فیصد لوگ ٹیکس چوری کرتے ہیں اور اسی وجہ سے مسائل کھڑے ہو رہے ہیں۔ اگر حکومت کے پاس پیسہ نہیں ہو گا تو وہ کچھ نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا ہمیں یہ بات تسلیم کر لینی چاہئے کہ کسی کے پاس طاقت نہیں کہ وہ سرمایہ دار، جاگیردار اور زمیندار سے ٹیکس وصول کر سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے پاس غربت دور کرنے کیلئے صرف کاغذی کاروائی ہے۔ تقاریر ہیں مگر در آمد کرنے کیلئے کسی کے پاس وقت نہیں ہے۔

☆☆☆☆

16 دسمبر: سقوط ڈھاکہ کے سیاسی محرکات کی بھی انکوائری ہونے چاہیے، صفدر نوری

میڈیا، سیاستدانوں، فوجیوں اور بیوروکریسی کے غلط کام بے نقاب کرے، خود سازش میں شریک نہ ہو مصطفائی نیوز کے نام پیغام

اسلام آباد (مصطفائی نیوز) المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی راولپنڈی کے جنرل سیکریٹری صفدر نوری نے کہا ہے کہ سقوط ڈھاکہ کے سیاسی محرکات کی مکمل انکوائری کا مطالبہ کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں مصطفائی نیوز کو دیے گئے ایک خصوصی پیغام میں کیا۔ اپنے پیغام میں انہوں نے تمام قومی اداروں پر زور دیا کہ وہ سانحہ مشرقی پاکستان کے حوالے سے قوم کو آگاہ کریں۔ اس موقع پر میڈیا کے حوالے سے یہ رائے تھی کہ میڈیا سیاستدانوں، فوجیوں اور بیوروکریسی کے غلط کاموں کو بے نقاب کرے خود ان کی سازش کا حصہ نہ بنے۔

☆☆☆☆

موجودہ حالات اسلامی ممالک کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پیر عتیق

باغ (مصطفائی نیوز) وزیر اوقاف حکومت آزاد کشمیر پیر عتیق الرحمٰن فیض پوری نے کہا ہے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے قیامت کی صبح طلوع ہونے تک اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔ دنیا میں اس وقت ڈیڑھ ارب سے زیادہ توحید و رسالت اور ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے موجود ہیں بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا جا رہا ہے۔ اس وقت پوری امت مسلمہ اور تمام اسلامی ممالک میں مکمل اتحاد و اتفاق وقت کی اشد ضرورت ہے۔ اتحاد و اتفاق کے ذریعہ سے ہی دشمنوں کے عزائم کا ناکام بنایا جا سکتا ہے۔ پاکستان کی ایٹمی قوت پر بھی دشمنوں کی بری نظر ہے۔ پاکستان واحد ملک ہے جس بنیاد نظریہ اسلام پر رکھی گئی ہے۔ مساجد و دینی مدارس اور دیگر سرکاری و غیر سرکاری اور قومی مقامات پر دہشت گردی کرنے والے اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ نماز کی حالت میں حملہ آور ہونا ایک ایسا فعل ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے دورہ باغ کے موقع پر ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر علامہ امتیاز احمد صدیقی، سید وجاہت حسین گردیزی، پیر عبدالجبار، علامہ گل فراز عباسی، ملک شوکت عارف، علامہ سید یاسین شاہ گیلانی، سردار خادم حسین طاہر بھی موجود تھے۔ پیر عتیق الرحمٰن نے کہا پاکستان ایک مضبوط اسلامی ریاست ہے افواج پاکستان ملک کی سلامتی و استحکام کیلئے تاریخ ساز کردار ادا کر رہی ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا مسلم کانفرنس ہماری اتحادی جماعت ہے اس وقت آزاد کشمیر کے اندر مضبوط نظریاتی حکومت راجہ فاروق حیدر کی قیادت میں کام کر رہی ہے۔ موجودہ حکومت آزاد کشمیر کے اندر تعمیر و ترقی اور عوامی مسائل حل کرنے کیلئے خصوصی دلچسپی رکھتی ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت اپنی آئینی مدت پوری کرے گی۔

☆☆☆

حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کے سالانہ عرس کا آغاز، دہشت گردی کے خاتمے کیلئے صوفیاء کی تعلیمات کو عام کیا جائے، گورنر سندھ

کراچی (مصطفائی نیوز) حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کا 1279 سالانہ تین روزہ عرس منگل کو شروع ہوا۔ گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد خان نے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھا کر عرس کی تقریبات کا آغاز کیا۔ انہوں نے مزار پر فاتحہ خوانی بھی۔ اس موقع پر صوبائی وزیر اوقاف، اور محکمہ اوقاف کے دیگر افسران بھی موجود تھے۔ صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے گورنر سندھ نے کہا کہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے صوفیاء کرام کی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ صوفیاء کرام نے ہمیشہ امن و محبت کا درس دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا۔ دہشت گردی اسلام، پاکستان اور قوم کے خلاف سازش ہے۔ اس سازش کو عوام کی حمایت سے ناکام بنا دیں گے۔ اور دہشتگردوں کا صفایا کر دیا جائے گا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ قومی یکجہتی کے ساتھ دہشت گردی کے ناسور کو جڑ سے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ امن و امان برقرار رکھنے کیلئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو تمام سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ گورنر سندھ نے مساجد پر خودکش حملے کر کے نمازیوں کو شہید کرنے اور خواتین و معصوم بچوں کو نشانہ بنانے کے واقعات قابل مذمت ہیں۔ اس موقع پر گورنر نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کے عرس کے موقع پر زائرین کو تمام سہولتیں فراہم کی جائیں۔ اور سیکورٹی کے فول پروف اقدامات کیے جائیں۔

مرکزی جماعت اہل سنت کے ناظم اعلیٰ علامہ قاضی احمد نورانی ،محمود عسکری ،عبدالغنی اور عبدالشکور
لیاقت آباد میں یوم شہادت عثمان غنی کے جلسے سے خطاب کرر ہے ہیں

سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی کیخلاف جمیعت علماء پاکستان کے زیر اہتمام
نیوکراچی میں احتجاجی جلسے سے صدیق راٹھور، مستقیم نورانی، شیخ فیروز کولیا خطاب کرر ہے ہیں

عبداللہ شاہ غازی کے سالانہ 1279 ویں عرس کے موقع پر
گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد زائرین میں چادریں تقسیم کرر ہے ہیں

اورنگی میں جامعہ ضیاء العلوم کے زیر اہتمام تقریب میں مفتی منیب الرحمن ،فضل
الرحمن مجددی اور دیگر کا گروپ فوٹو

مصطفائی فاؤنڈیشن پاکستان

کی جانب سے عیدالاضحیٰ کے موقع پر آزاد کشمیر، پشاور اسلام آباد در راولپنڈی

اور دیگر شہروں میں ضرورت مند افراد میں

''گوشت کی تقسیم''

مصطفائی فاؤنڈیشن اور المصطفیٰ ٹرسٹ انٹرنیشنل کے تعاون سے بلوچستان کے پسماندہ علاقوں میں

“Safe Water Scheme”

پروگرام کے تحت “ہینڈ پمپ” کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں

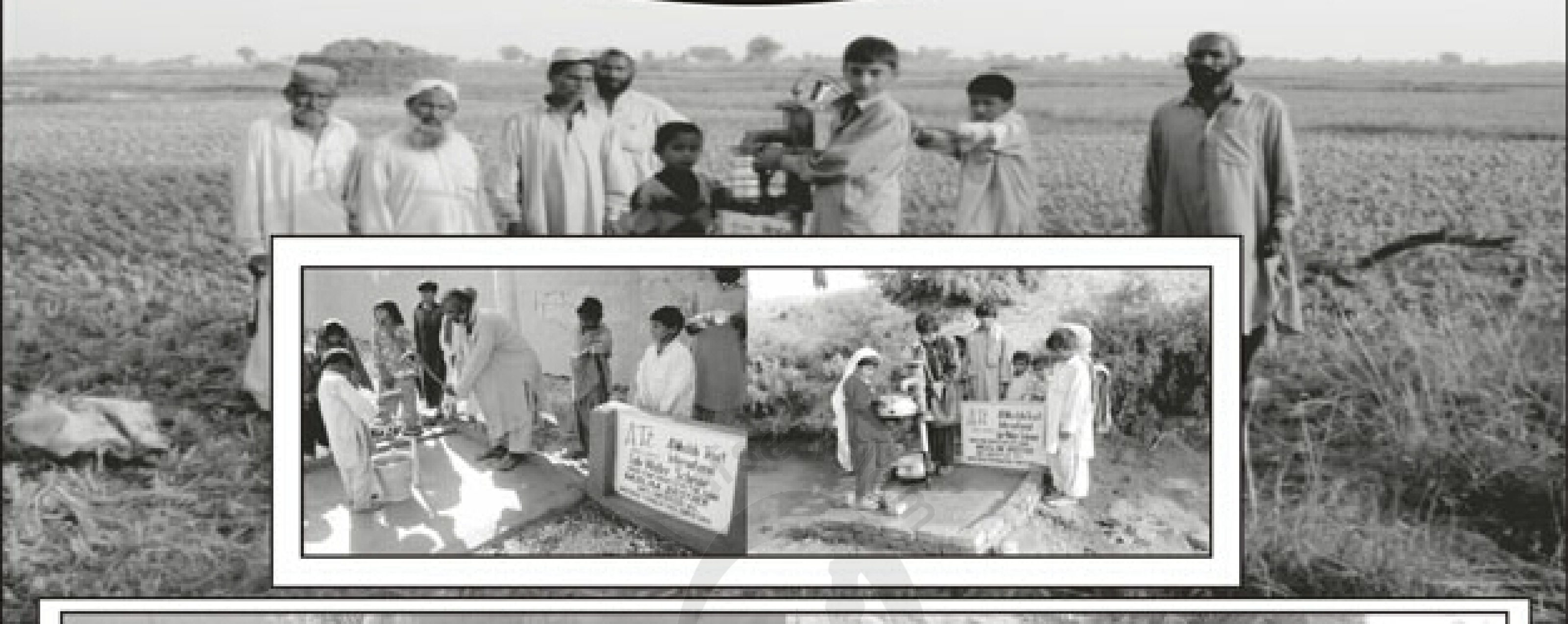

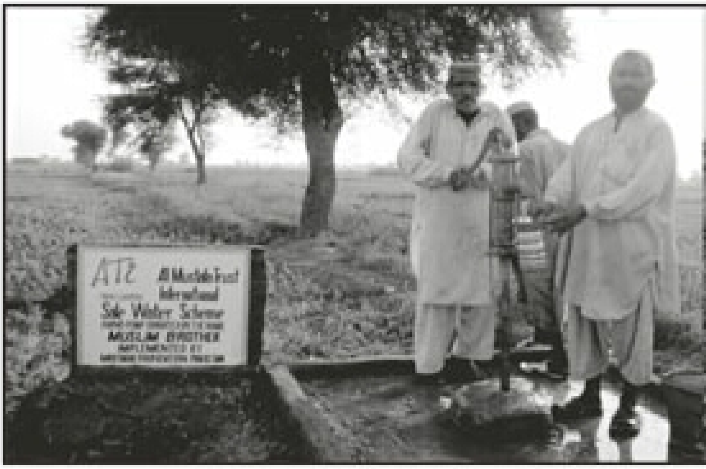

مصطفائی ٹرسٹ انٹرنیشنل، کراچی

کی جانب سے عیدالاضحیٰ کے موقع پر کراچی کی مختلف کچی آبادیوں، ہاکس بے، ملیر، لانڈھی و دیگر کئی کچی آبادیوں میں ضرورت مند افراد میں

''گوشت کی تقسیم''

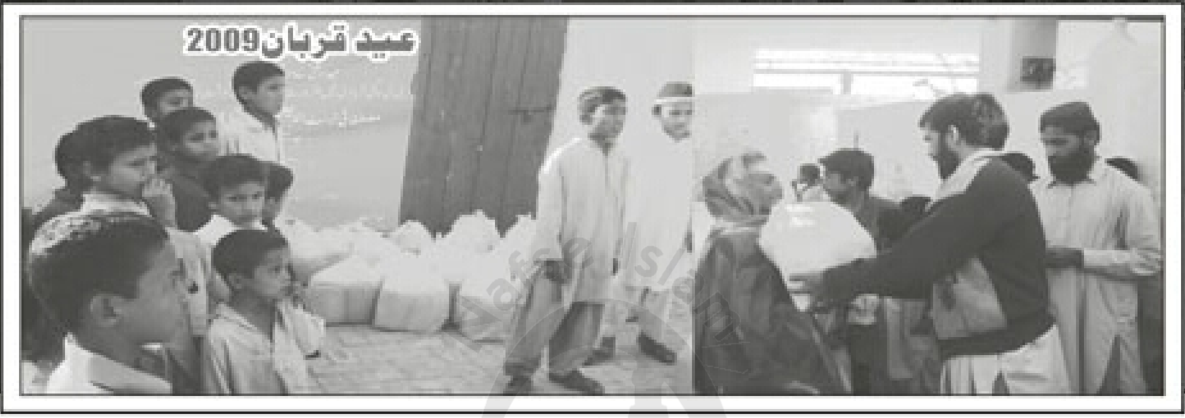

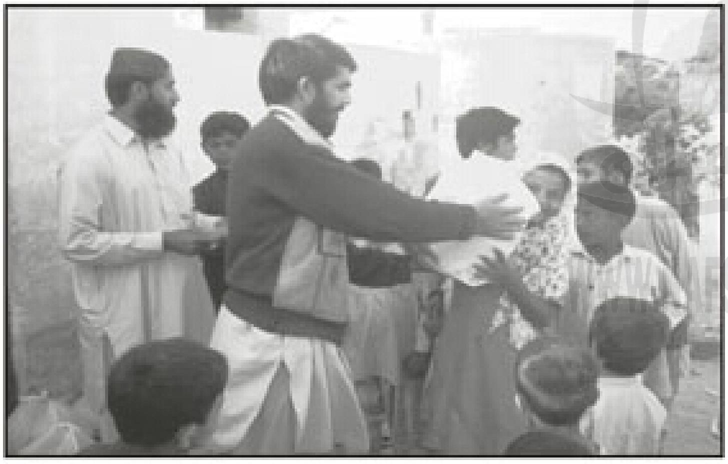

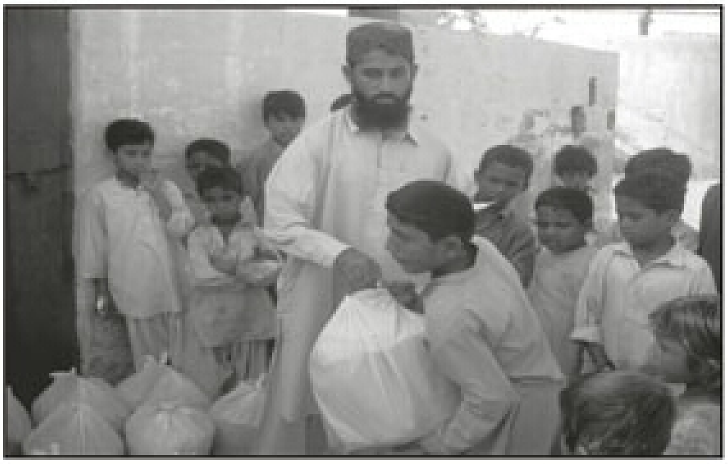

عرفان صدیقی

ہم نے کچھ نہیں سیکھا......!

وقت سے زیادہ کارگر مرہم ابھی تک دریافت نہیں ہوا۔ دن ہفتوں، ہفتے مہینوں اور مہینے سالوں میں بدل جاتے ہیں۔ زخم آہستہ آہستہ بھرتا چلا جاتا ہے۔ پھر محض ایک نشان سا رہ جاتا ہے۔ زندگی کے ہنگاموں، مصروفیتوں، رونقوں، رعنائیوں اور ہر آن بدلتے تقاضوں کے سبب یادوں کی لوح پر گرد پڑتی چلی جاتی ہے۔ مانوس چہروں کے نقوش دھندلے ہونے لگتے ہیں لیکن جونہی ایک خاص رت کا آنچل لہراتا اور اس کی خوشبو بکھرنے لگتی ہے، بھرے ہوئے زخم کا کوئی نہ کوئی گوشہ کھل جاتا ہے۔ اور اس سے لہو رسنے لگتا ہے۔ درد کی ایسی ٹیسیں اٹھتی ہیں کہ پہروں چین نہیں آتا۔ برسوں پہلے جب آتش جوان تھا۔ میں نے دور چلے جانے والے ایک دوست کے خط کے جواب میں لکھا تھا۔

......مگر تم نے یہ کیا لکھا؟
کہ ڈھلتی رات کے
پچھلے پہر کی، مضمحل سی، نیم آسودہ سی گھڑیوں میں
دبائے پاؤں،
حریم خواب میں آتا ہوں اور اک بے کلی سی چھوڑ جاتا ہوں
یہ سب کیا ہے؟
کہ تم تو ان دھڑکنوں کے معنی و مفہوم پر تقریر کرتے
سوچ کی تفسیر لکھتے ہو۔
کبھی ہنگامہ ہائے زیست سے فرصت ملے
تو غور کرتا اور مجھے لکھتا
مجھے لکھنا..........؛
کہ جب کچھ منظروں کو بھول جانے کے لئے
ہم اپنی آنکھیں نوچ کر
اندھے کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں
بہت ہی میل خوردہ
غیر مستعمل سے کپڑوں کی طرح جن کو
کسی سیلن زدہ کمرے میں یونہی ڈھیر کر دیتے ہیں۔
لیکن رت بدلتی ہے
تو صندوقوں میں سوئی ہوئی تہہ بہ تہہ کافور کی خوشبو
بڑی مانوس لگتی ہے
کسی اندھے کنوئیں سے جھانکتی آنکھیں
بہت سے منظروں میں ڈھلنے لگتی ہیں
یہ سب کیا ہے؟
کبھی ہنگامہ ہائے زیست سے فرصت ملے
تو غور کرنا
اور مجھے لکھنا

میں دن بھر کے ہنگاموں میں کھویا رہتا ہوں، بہت کچھ بھولا رہتا ہوں، کام کاج کے دھندوں میں الجھا رہتا ہوں لیکن رات کو جب بستر میں آتا ہوں اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرتا ہوں میری ماں، جسے رخصت ہوئے دو سال ہونے کو ہیں میرے سرہانے آ کے بیٹھ جاتی ہے اور سر سہلانے لگتی ہے۔ نیند سے بوجھل آنکھوں میں تسکین سی نمی تیرنے لگتی ہے اور ایک شفیق ہاتھ اس کے لمس کا خمار مجھے خواب کی وادیوں میں لے جاتا ہے۔

ناریل کے درختوں والی سانولی سرزمین کو ہم سے جدا ہوئے 37 برس ہو گئے جب بھی دسمبر کا مہینہ آتا ہے اور کیلنڈر ہولے ہولے قدم اٹھا سولہ کے ہندسے کی طرف بڑھتا ہے۔ مشرقی پاکستان کی یاد کی مخملی ڈبیا کھلنے لگتی ہے۔ ایک پرانا، بھرا ہوا زخم پھوڑے کی طرح کلبلانے لگتا ہے اور دماغ میں چنگاریاں سی بھر جاتی ہیں۔

16 دسمبر 1971ء کی وہ شام میری دہلیز پر آ بیٹھتی ہے جب سقوط ڈھاکہ کی خبر یہاں پہنچی تھی۔ اور جب لوگ یکا یک گنگ ہو گئے تھا اور جب ہمارے گھر میں چولہا نہیں جلا تھا اور جب کسی بچے نے کھانے کی ضد نہیں کی تھی۔ 16 دسمبر کا دن میں نے آپ کو بہلاتے گزارا۔ اپنے عزیز میجر عامر سے ملنے پشاور چلا گیا جو اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حج کر کے واپس لوٹا ہے لیکن رات کو جب میں نے سونے کی کوشش کر رہا تھا اور میری ماں میرا سر سہلا رہی تھی تو اتنے زور سے بجلی کڑکی کہ سب کچھ لرز کر رہ گیا۔ پھر چھاجوں مینہ برسنے لگا اور وہ تصویر ایک بڑے سے فریم میں جڑی میری آنکھوں کے عین سامنے آویزاں ہو گئی جس میں ٹائیگر نیازی بھارتی جرنیل جگجیت سنگھ اروڑہ کے پہلو میں بیٹھا ہتھیار ڈالنے کی دستاویز پر دستخط کر رہا تھا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس تصویر میں جان پڑ گئی، ایک فلم سی چلنے لگی۔ ایک بڑا سا میدان، لاکھوں بنگالیوں کا ہجوم، پاکستان کے خلاف نفرت انگیز اور بھارت کے لئے تحسین آمیز نعرے......اور......اور..........!!

بریگیڈئر صدیق سالک شہید کی کتاب "میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا" ہمیشہ میرے قریب رہتی ہے۔ آج کالم لکھتے ہوئے میں نے اس کے آخری صفحات پر نظر ڈالی اور رات والی فلم ایک بار پھر چلنے لگی۔

"تھوڑی دیر بعد لیفٹیننٹ جنرل نیازی، بھارتی ایسٹرن کمانڈر جنرل جگجیت سنگھ اروڑہ کو لینے ڈھاکہ ایئرپورٹ چلے گئے۔ بھارتی کمانڈر اپنی فتح کی خوشی میں اپنی شریمتی کو بھی ساتھ لایا تھا۔ جونہی یہ میاں بیوی ہیلی کاپٹر سے اترے، بنگالی مردوں اور عورتوں نے اس "نجات دہندہ" اور اس کی بیوی کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ ان کو پھولوں کے ہار پہنائے، انہیں گلے لگایا، بوسے دیئے اور تشکر بھرے جذبات سے انہیں خوش آمدید کہا۔ جنرل نیازی نے بڑھ کر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا پھر ہاتھ ملایا۔ یہ نہایت دلدوز منظر تھا۔ فاتح اور مفتوح، بنگالیوں کی موجودگی میں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔ ان کے دلوں میں ایک کے لئے انتہائی نفرت اور

WWW.NAFSEISLAM.COM

امریکی صحافی کے چشم کشا انکشافات

سفیر احمد صدیقی

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثے امریکا اسرائیل اور بھارت کی نظروں میں بری طرح کھٹک رہے ہیں۔ لہذا ان کی جانب سے ہمارے ایٹمی اثاثے کے غیر محفوظ ہونے اور انہیں طالبان اور دہشت گردوں کے ہاتھ لگ جانے کی بابت شبہات تحفظات اور وسوسوں کے اظہار کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہے جسے امریکی صیہونی اور بھارت پراپیگنڈے سے تعبیر کرسکتے ہیں۔ ہمیں امریکی پالیسیوں پر لازمی طور پر تشویش ہونی چاہیے۔ کہ آخر وہ ہمارے ایٹمی اثاثوں کو غیر فعال بنانے یا ان پر قبضہ جمانے کے کیوں درپے ہیں۔ ہمیں یہ ممکنات حقارت کے ساتھ رد نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ اس پر انتہائی سنجیدگی سے غور وخوض کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ بات ہرگز نہیں بھولنی چاہیے کہ ماضی قریب میں امریکہ نے لیبیا کے ایٹمی تنصیب کا غیر فعال بنا دیا تھا۔ 1981ء میں اسرائیل نے عراق کی ایٹمی تنصیب اور ریک پر F-16 سے حملہ کرکے اسے ناکارہ بنا دیا تھا۔ امریکہ کے رویئے کی پیش گوئی کرنا انتہائی مشکل امر ہے اس لئے کہ اس قوم نے جاپان کے شہر ہیروشیما اور ناگا ساکی پر ایٹم بم گرانے سے گریز نہیں کیا تھا۔

انتقام کے جذبات تھے اور دوسرے کے لئے احسان مندی اور تشکر کے، ان جذبات کو پڑھنے کیلئے کسی چشم بینا کی ضرورت نہ تھی۔ بنگالیوں کے انگ انگ یہی صدا دے رہا تھا۔

جنرل نیازی اور اروڑہ سیدھے رمنا ریس گراؤنڈ گئے جہاں سرعام جنرل نیازی سے ہتھیار ڈلوانے کی تقریب منعقد ہونا تھی۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں 7 مارچ کو مجیب الرحمٰن نے بنگلہ دیش کا یکطرفہ اعلان آزادی کرنا تھا۔ مگر آخری وقت وہ ایسا نہ کرپائے تھے۔ آج یہاں دوسری طرح کا اعلان آزادی ہونے والا تھا جس کا نظارہ کرنے کیلئے لاکھوں بنگالی موجود تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جنرل نیازی کی تذلیل کا منظر دیکھنے کیلئے سارا شہر امڈ آیا ہے۔

مجمع کو بھارتی سپاہیوں نے روک رکھا تھا۔ تقریب کے لئے تھوڑی سی جگہ خالی تھی۔ جہاں ایک چھوٹی سی میز پر بیٹھ کر لاکھوں بنگالیوں کے سامنے جنرل نیازی نے سقوط ڈھاکہ مشرقی پاکستان کی دستاویزات پر دستخط کئے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا ریوالور نکال کر اروڑہ کو پیش کردیا اور یوں سقوط ڈھاکہ پر آخری مہر ثبت ہوگئی۔ اس موقع پر جنرل اروڑہ نے پاکستانی سپاہیوں کی ایک گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا جو اس بات کی علامت تھا کہ اب وہی "گارڈ" ہیں اور وہی آنر کے مستحق"

صدیق سالک کی منظر کشی نے مجھے پھر سے آزردہ کردیا ہے۔ حمود الرحمٰن کمیشن نے کہا تھا اس طرح کے سانحوں سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ فوج سیاست سے دور رہے۔ 1973ء میں بچے کھچے پاکستان کی آشیاں بندی کے لئے نیا آئین بنا۔ اس آئین کو وجود میں آئے 36 برس ہوئے ہیں۔ ان 36 برسوں میں سے 20 برس دو فوجی آمر کھا گئے۔ آخری آمر نو برس تک قوم کو ایوب اور یحیٰ والی چکی میں پینے اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں نفرتوں کے بیج بونے کے بعد رخصت ہوا تو اسے بھی گارڈ آف آنر کا اعزاز بخشا گیا۔ کسی سویلین صدر مملکت کو اس افتخار کا مستحق نہیں سمجھا گیا۔ بے شک "گارڈ" بھی وہی ہیں اور آنر بھی انہیں کیلئے ہے۔ اگر ہم نے سقوط ڈھاکہ سے کچھ بھی سبق سیکھا ہوتا تو عوام کی منتخب توانا پارلیمنٹ کی گرفت میں آنے والے پہلے آمر کو ایسا نمونہ عبرت بنا دیا جاتا کہ آئندہ کسی طالع آزما کو سیاسی مہم جوئی کا حوصلہ نہ ہوتا۔

امریکیوں کو یہ غم کھائے جارہا ہے کہ 80 کی دھائی میں جب پاکستان سوویت یونین کے خلاف Proxy War میں ملوث تھا اور ساتھ ہی ساتھ وہ ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے کے مختلف مدارج طے کررہا تھا اس وقت امریکہ نے پاکستان کے راستے مسدود کیوں نہیں کیئے سی آئی اے وائٹ ہاؤس اور پینٹاگون کو گاہے بگاہے یہ انٹیلی جنس فراہم کررہا تھا کہ ڈاکٹر قدیر خان کہوٹہ میں کیا کررہے ہیں۔ انہی دنوں ایک امریکی سفیر اتوار کے دن اپنا زوم کیمرہ لے کر کہوٹہ کے قریب پہنچا اور اس نے بہت دور سے کچھ دھاندلی تصاویر بنائی اور جنرل ضیاء الحق سے ایک ملاقات میں اس نے وہ تصاویر ان کے سامنے رکھی اور جنرل ضیاء سے استفسار کیا کہ یہ تصویری کہوٹہ نیوکلیئر پلانٹ کی نہیں ہیں۔ جنرل ضیاء ہنس دیئے اور انہوں نے امریکی سفیر کو بتایا کہ

اس مقام پر دیہاتیوں نے مویشیوں کیلئے باڑے بنا رکھے ہیں۔ وہ تصویر Cow-shed کی ہیں۔ اس سے پہلے کہ ایک فرانسیسی سفیر بھی کہوٹہ کے قریب پہنچے کی کوشش کرچکا تھا۔ لیکن سیکورٹی پر تعینات اہلکاروں نے موصوف کی ایسی آؤ بھگت کی اس نے ادھر جانے کا دوبارہ قصد نہیں کیا۔ جب ضیاء الحق سے اس نے ذاتی طور پر شکایت کی کہ سیکورٹی والوں نے اس کے دو تین دانت توڑ دیئے ہیں ضیاء الحق نے فون پر ہنستے ہوئے کہا You must be joking بہر حال آخر کار ہمارا ملک ایک ایٹمی طاقت بننے میں کامیاب ہوگیا۔ جب چاغی کے پہاڑ سفید ہوگئے تو بھارت اور اسرائیل کے رنگ بھی فرط غم اور جھنجلاہٹ سے زرد اور پیلے ہوگئے۔ ماہ رواں میں امریکہ کے ایک ممتاز صحافی سیمر ایم ہرش نے وہاں کے ایک کثیر الاشاعت جریدے دی نیویارکر میں

پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کے بارے میں ایک مضمون بعنوان Defending the Arsenel لکھا ہے۔ جس میں اس نے لکھا ہے کہ پاکستان دو دہائیوں سے ایک ایٹمی طاقت بن چکا ہے اور اس کے پاس 80 سے لیکر 100 بم موجود ہیں جو کہ ملک کے طول وعرض میں بکھرا پڑا ہے۔ سیمر ایم ہرش کا کہنا ہے کہ حال ہی میں دہشت گردوں نے 17 اکتوبر 2009 کو سیکورٹی کے لحاظ سے ملک کے محفوظ ترین فوجی ہیڈ کوارٹر (GHQ) پر حملہ کر کے 2 سینئر فوجی افسروں کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ 22 فوجیوں کو یرغمال بنا لیا ہے۔ دہشت گرد نے ایک بریگیڈیئر کو بھی اسلام آباد میں صبح کے وقت قتل کر دیا تھا اور دوسری بہت سے دہشت گردیوں کے واقعات کا سلسلہ جاری ہے۔ سیمر ایم ہرش لکھتا ہے کہ اسلام آباد میں جو بریگیڈیئر قتل کیے گئے دہشت گردوں کو اس کی بابت پہلے سے پتہ تھا کہ وہ کس راستے سے آتے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ فوج کے اندر کوئی شخص دہشت گردوں سے ملا ہوا تھا۔ اور موصوف نے جو سب سے بھونڈی بات کی ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں (امریکیوں) کو سب سے بڑا خوف اس بات کا ہے کہ پاکستانی فوج میں بغاوت ہو جائے گی اس لئے پاکستانی فوج کے اندر انتہا پسند عناصر ایک فوجی انقلاب بپا کر کے کچھ ایٹمی اثاثوں کو اپنے قبضے میں لیکر کچھ بم بھی اپنی مرضی کے مطابق ایک جگہ سے دوسرے جگہ منتقل کر سکتے ہیں۔ یہاں میں امریکی صحافی کی اس سوچ کو نہ صرف غیر منطقی مفروضہ سمجھتا ہوں بلکہ یہ شوشہ اس کی ذہنی اختراع سے معمور کیا جا سکتا ہے۔ جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ پاکستانی فوج کی ساخت اور ترکیب کو اتنا کھوکھلا اور مذہبی جنونیوں کی آماجگاہ تصور کرنا نہ صرف سیمر ایم ہرش کی ذہنی ناپختگی کی غمازی کرتا ہے بلکہ یہ منفی سوچ ان کے لئے خفت اور شرمندگی کا باعث بنے گی۔ میں سیمر ایم ہرش کی اطلاع کیلئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی فوج ایک منضبط اور ڈسپلنڈ اور موٹیویٹیڈ فورس ہے۔ یہ قومی فوج ہے جس کی بنیاد ایک آئیڈیا ایک سوچ ایک نظریہ اور روحانی قوت پر مبنی ہے۔ ہمارے فوجی وطن کی ناموس کیلئے قربان ہونے کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ سوات آپریشن 38 افسروں اور 300 جوانوں نے مادر وطن کیلئے خون کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ جنوبی وزیرستان میں شہادت کا رتبہ پانے کیلئے ان میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا جذبہ قابل دید ہے۔ یہاں بغاوت کا لفظ کسی نے ابھی تک سنا نہیں ہے۔ یہ 1857 نہیں ہے جب انگریزوں نے مسلمانوں کے کارتوس میں خنزیر کی چربی اور ہندوؤں کے کارتوس میں گائے کی چربی ڈال دی تھی۔ اس کارتوس کو فعال بنانے کیلئے اس کے ڈھکن کو دانتوں سے کھولنا پڑتا تھا۔ پھر تو بغاوت ہونی ہی تھی۔ ہماری فوج نہ جبری بھرتی پر مشتمل ہے اور نہ ہی پیسے کیلئے لڑتی ہے۔ لہذا ایسی کسی بھی لغزش کے سرزد ہونے کا امکان سرے سے موجود نہیں ہے۔ یہ قائد کے قول اتحاد، یقین، تنظیم کی امین ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ امریکہ کے سیکریٹری آف اسٹیٹ ہیلری کلنٹن کا ہمارے ایٹمی اثاثے کے متعلق کیا خیال ہے۔

We have confidence in pakistani government and the military's control over nuclear weapons.

ہیلری کلنٹن نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سے قطع نظر کے کہ طالبان پاکستانی تنصیبات، یونیورسٹی، اسکولوں، کالجوں اور گنجان آبادی، محلوں، گلیوں اور کوچوں میں پے در پے حملے کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں ایسے کوئی شواہد نہیں ملے ہیں کہ وہ ملک پر قبضہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ صدر اوباما نے بھی این بی سی کے ایک صحافی کو انٹرویو دیتے ہوئے پاکستان کے ایٹمی اثاثے سے متعلق اس کے خدشات کو رد کرتے ہوئے کہا کہ ''مجھے پورا یقین ہے کہ پاکستان کا ایٹمی اسلحہ خانہ، عسکریت پسند اور دہشت گردوں کے ہاتھ کبھی نہیں لگے گا۔

سیمر ایم ہرش نے اپنے مضمون میں پوچھا ہے کہ Are the Bombs Safe ہرش نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ امریکی حکام پاکستان کے ساتھ انتہائی حساس نوعیت کی مفاہمتی عرض داشت کو حتمی شکل دینے کیلئے گفت وشنید کر رہے ہیں جس کی رو سے تربیت یافتہ امریکی فوجی یونٹس پاکستانی فوج کی مدد کیلئے امریکہ سے بلائی جائیں گی۔ تاکہ کسی بھی ناگہانی صورتحال سے نمٹا جا سکے۔ امریکی کانگریس نے اس سلسلے میں 400 ملین ڈالر کی منظوری دی ہے جسے "Pakistan Counter insurgency Capability Fund" کا نام دیا گیا ہے۔ تاکہ پاکستانی افواج کو فوری امداد بہم پہنچائی جائے۔ جس سے وہ نئے ہتھیار خرید سکیں۔ اور بھرپور طریقے سے ٹریننگ کی طرف توجہ مرکوز کر سکیں۔ سیمر ایم ہرش نے اس مرحلے کو پاک فوج کے ''تشکیل نو'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔

سیمر ایم ہرش کے مطابق پاکستانی فوج اور امریکہ کے درمیان اس نوعیت کی مفاہمتی یادداشت کو حتمی شکل دینے کیلئے انتہائی رازداری سے کام لیا گیا تھا اس لئے کہ پاکستان میں امریکی مخالف جذبات بھڑکنے کا احتمال تھا۔ کیونکہ پاکستانیوں کی اکثریت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ امریکا کا اصل مقصد ہمارے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت زیادہ موثر بنانا نہیں ہے کہ اس کا اول اور واحد مقصد پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کو نہ صرف غیر فعال بنانا ہے بلکہ لیبیا کے طرز پر پاکستان نے نیوکلیئر کمپلکس کو مکمل طور پر تباہ کر دینا ہے۔ سیمر ایم ہرش نے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ ایٹمی اثاثے پاکستانیوں کیلئے عزت وقار اور غیرت کی علامت ہے اور یہ بھارت کی توسیع پسندانہ عزائم کے خلاف ایک تریاق کی حیثیت رکھتا ہے۔ بھارت نے 1974ء میں ایٹمی دھماکہ کیا تھا جبکہ پاکستان نے اس جواب 1998 میں دیا تھا۔ یہاں میں سیمر ایم ہرش سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ پاکستان کے ایٹمی اثاثے کے متعلق اداریہ کیوں لکھ رہے ہیں۔ اس نے بھارت کی ایٹمی صلاحیت کے بارے میں تحقیق کیوں نہیں کی ہے۔ اور کون کہتا ہے کہ بھارت میں دہشت گردی نہیں ہو رہی ہے اور یہ کہ وہاں انتہا پسندی اور عسکریت پسندی عروج پر نہیں ہے۔ پھر ان کا یعنی بھارت کا ایٹمی اثاثہ دہشت گردوں کے ہاتھ میں کیوں نہیں پڑ سکتا ہے۔ میں کشمیر سے شروع کرتا ہوں جہاں کشمیر کی آزادی کیلئے عسکریت پسند بڑی بے جگری اور بہادری سے انڈین آرمی سے نبرد آزما ہیں۔ بھارت میں خودمختاری کی تحریک آنچل پردیش، آسام، بوڈا لینڈ، کھپلنگ میگھالیا، میزورام، ناگا لینڈ، تیرہ پورہ، بندیل کھنڈ، گورکھالینڈ، جھارکھنڈ وغیرہ میں برسوں سے چل رہی ہے۔

کیا ان تحریکوں کے بانی اور کارکنان بھارت کے ایٹمی اثاثوں کیلئے کسی خطرے کا موجب نہیں بن سکتے ہیں۔ کیا یہ

بھارت کے طالبان نہیں ہیں۔ پھر بھارت کے ایٹمی اثاثوں کو بر بادی اور تہس نہس ہونے سے بچانے کیلئے امریکی خفیہ پلاننگ کیوں نہیں کرر ہے ہیں۔لیکن امریکہ تو ان کے ایٹمی پروگرام میں تعاون کرر ہا ہے۔کیا امریکہ کا یہ تعاون ایٹمی پھیلاؤ کے زمرے میں نہیں آتا۔حال ہی میں امریکہ نے ایٹمی ہتھیار کو تقویت بخشنے کیلئے بھارت کو سپر کمپیوٹرز اور نیوکلیئری ایکٹر فراہم کئے ہیں۔ سیمراایم ہرش کا کہنا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایٹمی تعاون میں اس وقت مزید تیزی آئی جب گزشتہ مارچ اوباما نے اپنی نام نہاد افغان پالیسی کا اعلان کیا اور پاکستان پر زور دیا کہ وہ پاکستان میں طالبان کے خلاف ملٹری ایکشن مزید جارحانہ انداز میں کرے۔اور اسے فیصلہ کن بنائے۔سیمر ایم ہرش نے مزید انکشاف کیا کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان ایٹمی اشتراک اس وجہ سے بھی پروان چڑھا اس لئے کہ ایڈمرل مائیکل مولن اور جنرل کیانی کے آپس میں بہت اچھے تعلقات تھے۔سیمر ایم ہرش نے مزید کہا کہ امریکہ پاکستان کے ایٹمی اثاثے پر جزوی کنٹرول اور اہم معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا تا کہ وہ بھارت کو اس بات پر قائل کر سکے کہ چونکہ پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کے کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم میں امریکہ کا بھی کچھ کردار ہے اس لئے وہ پاکستان کی مشرقی سرحد پر فوجوں کی تعداد میں تخفیف کرتے تا کہ پاکستان اپنی فوجوں کا بیشتر حصہ مغربی سرحد پر منتقل کر سکے۔اور افغان سرحد پر دہشت گردوں کی سرکوبی موثر انداز میں کی جاسکے۔جنرل طارق مجید چیئرمین جوائنٹ چیف آف اسٹاف کمیٹی نے سیمر ایم ہرش کے دعوؤں کو بے بنیاد اور من گھڑت قرار دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اپنے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت کیلئے کسی غیر ملکی کی ضرورت نہیں ہے۔اس لئے کہ اس کی حفاظت کا بہت مربوط انتظام پہلے سے موجود ہے۔جنرل مجید نے مزید کہا کہ ''میں انتہائی غیر مبہم الفاظ میں اس بات کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایٹمی صلاحیت سے متعلق کسی قسم کی بھی معلومات کسی بھی غیر ملکی فرد یا ادارے سے شیئر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ایسی حساس نوعیت کی معلومات کسی غیر ملکی کو بہم پہنچانے کا خیال ہی ایک جرم تصور کیا جاتا ہے'' جنرل مجید سے جب یہ پوچھا گیا کہ امریکی ہمارے ایٹمی اثاثوں سے متعلق کتنا کچھ جانتے ہیں؟ جنرل صاحب نے اس سوال کا جواب بہت خوبصورت پیرائے میں دیا ہے ان کا جواب یہ تھا۔

"Only as much as they can guess and nothing more" جنرل مجید نے بات کو سمیٹتے ہوئے کہا کہ یہ پروپیگنڈا ہمارے دشمنوں کی سازش ہے تا کہ پاکستان کی ساکھ کو نقصان پہنچایا جائے اور پاکستانی عوام میں بد دلی، بے چینی اور خوف وہراس پھیلایا جائے۔

☆☆☆☆☆

اظہار تعزیت

مصطفائی برادر ہارون الرشید صاحب (فیصل آباد) کے والدگرامی کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا ہے۔
سابق مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام اور سابق ایم این اے محمد عثمان نوری کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے
مصطفائی تحریک راولپنڈی کے صدر مقبول احمد صدیقی کے والد کا انتقال ہو گیا ہے
انجمن طلباء اسلام کے سابق مرکزی نائب صدر امانت زیب صاحب کے والدگرامی بھی گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے
اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اوران کے درجات بلند فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ہم ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔

منجانب

میاں فاروق مصطفائی، مرکزی امیر مصطفائی تحریک پاکستان،
ڈاکٹر حمزہ مصطفائی، ڈائریکٹر مصطفائی فاونڈیشن پاکستان
محمد عابد ضیائی، مرکزی نائب امیر مصطفائی تحریک پاکستان
خواجہ صفدر نوری، جنرل سیکریٹری المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی راولپنڈی
ادارہ مصطفائی نیوز، کراچی

مبارک باد

مصطفائی تحریک کراچی کے جنرل سیکریٹری محمد انیس بھوپالی
اور مصطفائی انجینئرنگ کونسل کے چیئرمین محمد ادریس عبدالغفار،
اور ہمارے سینئر ساتھی گورنمنٹ کے حج ٹرینر مصطفائی برادر محمد اسماعیل غازیانی
اور تمام مصطفائی برادری کے حاجیوں کو

حج

کی سعادت حاصل کرنے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

منجانب
محمد عابد ضیائی و ادارہ مصطفائی نیوز

WWW.NAFSEISLAM.COM

سگریٹ نوشی ایک بُری عادت

انسان نے نشہ کرنا کب سے شروع کیا ...... اس بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا دشوار ہے، تاہم خیال ہے کہ اس کا آغاز دنیا میں حضرت انسان کے آنے کے بعد جلد ہی ہوگیا تھا۔ دنیا بھر میں نشے کے لیے استعمال کی جانے والی اشیاء کی ان گنت اقسام ہیں، اس سلسلے میں تمباکو کا استعمال بھی قدیم زمانے سے ہی چلا آرہا ہے۔ اس بات کی بھی تصدیق ہو چکی ہے کہ 9ویں صدی میں وسطی امریکا میں سگریٹ کی ابتدائی اقسام استعمال کی جاتی تھیں۔ 1830ء میں یہ فرانس پہنچی، جہاں سے اسے سگریٹ کا نام دیا گیا۔ اصل میں سگریٹ ہسپانوی زبان کے لفظ ''سگارو'' سے نکلا ہے۔ 1830ء میں ہی امریکا میں سگریٹ نوشی کے خلاف پہلی منظم مہم کا آغاز ہوا تھا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہ لت پوری دنیا میں پھیل گئی، تاہم کچھ عرصے سے تمباکو نوشی کے خلاف پوری دنیا میں شعور بیدار ہو رہا ہے۔

صرف پاکستان میں ہر سال ایک لاکھ افراد سگریٹ نوشی سے ہلاک ہوجاتے ہیں

گزشتہ برسوں میں امریکا، برطانیہ اور دیگر ترقی یافتہ ملکوں میں تمباکو نوشی کی حوصلہ شکنی کے لیے مختلف قسم کے تحت اقدامات کیے گئے، جن میں سگریٹ پر ٹیکسز میں اضافہ، عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی کی ممانعت، سگریٹ بنانے والی کمپنیوں کے خلاف ہرجانے کے مقدمات اور ان کے پرکشش اشتہارات پر مختلف قسم کی پابندیاں شامل ہیں۔ یہ سلسلہ شروع ہونے کے بعد حالیہ برسوں میں دنیا گویا سگریٹ نوش اور اس سے پرہیز کرنے والے دو بڑے حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اس وقت 20 فیصد سے بھی کم بالغ امریکی سگریٹ نوشی کرتے ہیں، جب کہ روس میں یہ شرح 48 فیصد سے زیادہ ہے۔ اس سال اپریل میں امریکی کانگریس نے سگریٹ کے پیکٹ پر ٹیکس 32 سینٹ سے بڑھا کر ایک ڈالر کر دیا ہے۔ امریکی صدر باراک اوباما نے ایک قانون پر دستخط کیے ہیں، جس کے تحت فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ خوراک اور ادویات کی طرح سگریٹ کو بھی کنٹرول کر سکتی ہے جبکہ کینیڈا اور یورپ میں بھی تمباکو نوشی کے خلاف کاروائیاں جاری ہیں لیکن دنیا کے بعض حصے ایسے بھی ہیں، جہاں تمباکو نوشی کا طوفان آیا ہوا ہے اور بدقسمتی سے پاکستان بھی ان میں شامل ہے۔ پاکستان چیسٹ سوسائٹی کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 30 فیصد مرد اور 7 فیصد خواتین تمباکو نوشی کی عادی ہیں جبکہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والے امراض سے پاکستان میں سالانہ ایک لاکھ افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں نہایت افسوس ناک بات یہ ہے کہ پاکستان میں سگریٹ فروخت کرنے والی کمپنیوں کا مارکیٹنگ اور اشتہارات کا بجٹ کروڑوں تک جا پہنچا ہے۔ پاکستان میں ٹوبیکو کمپنیاں اپنی مصنوعات کی تشہیر کے لیے سالانہ 45 لاکھ ڈالر خرچ کرتی ہیں جبکہ حکومت سگریٹ نوشی پر قابو پانے کے لیے صرف 20 ہزار ڈالرز کے مساوی رقم خرچ کرتی ہے۔ آغا خان یونیورسٹی کے پروفیسر جاوید خان کی تحقیق کے مطابق اسلام آباد میں 28 فیصد نوجوان تمباکو نوشی کے عادی ہیں جبکہ سب سے بڑے شہر کراچی میں کالجوں کے 24 فیصد طلبہ اور 16 فیصد طالبات مستقل بنیادوں پر سگریٹ نوشی کرتی ہیں۔ پاکستان اینٹی سموکنگ سوسائٹی کے مطابق وطن عزیز میں ہر روز 1200 بچے سگریٹ پینا شروع کرتے ہیں۔ ملک میں 31 ٹوبیکو کمپنیاں ہیں، جن کی ملکیت میں 38 فیکٹریاں ہیں۔ اور یہ کارخانے تین شفٹوں میں سالانہ 126853 ملین یعنی ایک کھرب 26 ارب 85 کروڑ 30 لاکھ سگریٹ بنانے کی گنجائش رکھتی ہیں۔ ان میں سے 25 فیکٹریاں صوبہ سرحد میں واقع ہیں جبکہ 9 کارخانے سندھ اور 4 پنجاب میں واقع ہیں۔ پاکستانی شہری سالانہ 36644 ملین یعنی 36 ارب 64 کروڑ 40 لاکھ سگریٹ پھونک ڈالتے ہیں جبکہ سگریٹ کی فروخت سے حکومت کو 45 کروڑ 20 لاکھ ڈالر سے زائد سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔

ایک اور مثال چین کی ہے جو ہر میدان کی طرح تمباکو نوشی میں بھی پوری دنیا کو پیچھے چھوڑ چکا ہے۔ اس وقت چین میں 35 کروڑ افراد تمباکو نوشی کرتے ہیں، یہ تعداد امریکا کی مجموعی آبادی سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے بعد انڈونیشیا ہے جہاں 1970ء کے بعد سے تمباکو نوشی میں پانچ گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس سال دنیا بھر میں سگریٹ بنانے والی کمپنیاں 50 کھرب سگریٹ یعنی دنیا کے ہر شخص کیلئے اوسطاً 830 سگریٹ بنائیں گی۔ براعظم افریقہ کی تمام تر پسماندگی کے باوجود وہاں تمباکو نوشی کی شرح اب بھی دنیا بھر میں سب سے کم ہے لیکن اس کی وجہ تمباکو نوشی کے مضر صحت ہونے کا شعور نہیں بلکہ غربت ہے کیونکہ ''تاریک براعظم'' کے مفلوک الحال لوگوں میں اتنی سکت ہی نہیں کہ وہ سگریٹ نوشی کے اخراجات کے متحمل ہو سکیں لیکن سگریٹ بنانے والی کمپنیوں نے اس کا بھی توڑ نکال لیا ہے اور وہ اب پورے پیکٹ کے بجائے ''ایک (single) سگریٹ'' فروخت کرنے کی حکمت عملی پر سرگرمی سے کام کر رہی ہیں۔

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

براعظم افریقہ میں سگریٹ نوشی سے متعلق اعداد و شمار کے مطابق گھانا میں 8 فیصد، نائیجیریا میں 12 فیصد اور عوامی جمہوریہ کانگو میں 14 فیصد مرد سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔ جبکہ اس کے مقابلے میں بھارت میں 31 فیصد، ملائیشیا میں 56 فیصد اور چین میں 31.8 فیصد مرد تمباکو نوشی کے عادی ہیں۔ تاہم اب بڑے بڑے سگریٹ ساز اداروں سے افریقہ میں سگریٹ نوشی کی کم شرح ہضم نہیں ہو رہی اور اس ''خلا'' کو پورا کرنے کے لیے بڑی بین الاقوامی کمپنیاں میدان میں کود پڑی ہیں۔ افریقہ میں سگریٹ کی فروخت بڑھانے کے لیے اختیار کی گئی نئی حکمت عملی کا بڑا ہدف غریب افراد اور بالخصوص نوجوان ہیں۔ نوجوانوں کے لیے اس میں ایک کشش یہ ہے کہ وہ سنگل سگریٹ اپنے بزرگوں سے آسانی سے چھپا سکتے ہیں، اس طرح ان کے والدین یا اساتذہ کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ بچے کے پاس سگریٹ ہے اور وہ اس لت کا عادی ہو چکا ہے لیکن سگریٹ بنانے والی کمپنیاں خود کو اس حوالے سے بری الذمہ قرار دیتی ہیں۔

دوسری جانب تمباکو نوشی کے خلاف مہم چلانے والوں کا موقف ہے کہ مذکورہ بالا حکمت عملی کی پشت پر سگریٹ بنانے والے ادارے ہیں اور وہی اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اس طرح سگریٹ کی فروخت میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ ایک شخص پورا پیکٹ خریدنے کے بجائے ایک سگریٹ آسانی سے خرید لیتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق نائیجیریا میں روزانہ 200 کم عمر نوجوان سگریٹ نوشی کی شروعات کرتے ہیں۔ اس تعداد کو محدود کرنا اس لیے بھی مشکل ہے کہ یہی سگریٹ ساز ادارے بظاہر سماجی فلاح و بہبود کے کاموں میں بھی کود پڑے ہیں۔

نائیجیریا میں سگریٹ بنانے والی ایک کثیر القومی کمپنی نے اپنے منافع کا ایک فیصد پینے کے صاف پانی کی فراہمی، طبی دیکھ بھال اور حفاظتی ٹیکوں کے لیے مختص کر دیا ہے، لیکن ان تمام نمائشی اقدامات کے باوجود اب نائیجیریا سمیت پورے براعظم افریقہ نے سگریٹ نوشی کے خلاف مزاحمت کا آغاز کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ نائیجیریا کے کچھ علاقوں میں 25 فیصد تک نوجوان سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔ ان سگریٹ نوشوں میں سے بعض کی عمر تو صرف 13 سال تک ہوتی ہے۔ لہذا نائیجیریا کی حکومت ایک کثیر القومی کمپنی اور ایک مقامی سگریٹ ساز کمپنی کے خلاف 45 ارب ڈالر ہرجانے کا مقدمہ دائر کر رہی ہے۔ نائیجیرین حکومت نے ان اداروں پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ سگریٹ کی فروخت کیلئے نوجوانوں کو ہدف بنانے کی حکمت عملی اختیار کیے ہوئے ہیں۔

2003ء میں ورلڈ ہیلتھ اسمبلی نے تمباکو نوشی پر کنٹرول کے لیے ایک جامع معاہدہ تجویز کیا تھا، جس میں سگریٹ نوشی پر قابو پانے کے لیے سگریٹ پر عائد ٹیکسوں میں اضافہ اور دیگر پابندیوں کی بات کی گئی تھی۔ اب تک 39 افریقی ممالک سمیت 166 ملکوں نے اس معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ امریکا نے بھی توقعات کے عین مطابق 2004ء میں اس پر دستخط تو کر دیے لیکن معاہدہ پر عملدرآمد کا منتظر ہے۔ اس معاہدے پر دستخط کرنے والوں میں پاکستان بھی شامل ہے اور یہ ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سگریٹ نوشی کی حوصلہ شکنی کے لیے سخت اقدامات کرے، لیکن بدقسمتی سے ہر حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اب ہم سب کا فرض ہے کہ اس کام کا بیڑہ اٹھائیں اور یہ عہد کریں کہ آج سے ہم اپنے قرب جوار کے ہر فرد کو اس لعنت سے روکنے کی بھرپور کوشش کرینگے۔

کراچی اسٹیٹ
کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید و فروخت اور کرائے پر لینے دینے کیلئے بااعتماد نام
پروپرائیٹر
ندیم ہارون
دکان نمبر 2 رفعت منزل کیمبل روڈ آف برنس روڈ
نزد شیل پٹرول پمپ کراچی
Contact:0321-9241196 021-2214212

عالم اسلام کی عظیم تاریخی شخصیت قائد ملت اسلامیہ امام انقلاب

حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ

کی زندگی پر خصوصی تحریر

17 رمضان المبارک بمطابق 31 مارچ 1926ء کی مبارک گھڑیوں میں بھارت کے علمی وادبی شہر میرٹھ کے محلہ مشائخاں میں حضرت شاہ عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمہ کے گھر ایک ایسے بچے نے جنم لیا جس نے آگے چل کر نہ صرف مبلغ اسلام بنا تھا بلکہ تحریک تحفظ مقام مصطفیٰ ﷺ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ، شریعت، طریقت، اور روحانیت کے سیل رواں اور مسلک اہل سنت کے عظیم کارواں کی قیادت کرنا تھی۔ جی آج صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خاندان میں ایک ایسے مجاہد کی ولادت ہوئی جسے شاہ احمد نورانی صدیقی کہا جاتا ہے۔ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کے جد امجد حضرت نجیب مصطفیٰ مولانا محمد عبدالحکیم تھے۔ جو شاہی مسجد میرٹھ کے خطیب بھی تھے۔ آپ کے جد امجد کے برادر مولانا اسماعیل میرٹھی اردو ادب کے بہترین شاعر تھے۔ جن کی نظمیں ہماری نصابی کتب میں شامل ہیں۔ اس طرح آپ کے تایا جان مولانا نذیر صدیقی بمبئی کے مشہور خطیب تھے۔ قائد اعظم مذہبی معاملات میں آپ ہی سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ آپ ہی کے دست اقدس پر قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی ہونے والی بیوی رتن بائی نے اسلام قبول کیا۔ اور آپ ہی نے قائد اعظم محمد علی جناح کا نکاح پڑھایا۔

علامہ عبدالعلیم میرٹھی سچے عاشق رسول، مستند عالم دین، مبلغ اسلام، کئی زبانوں پر عبور رکھنے والے خطیب، شیریں بیاں مقرر، کئی کتابوں کے مصنف، اور نعت گو شاعر تھے۔ آپ نے جہاں پوری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا وہاں تحریک پاکستان میں بھی آپ کی جدوجہد نے تاریخ کی کتابوں میں جگہ حاصل کی۔ آپ نے دنیا بھر کے دورے کئے۔ شاہ عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمہ کو قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے سفیر اسلام خطاب بھی دیا۔ عمر کے آخری حصے میں روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر آپ نے عرضداشت پیش کرتے ہوئے بارگاہ رسالت ﷺ میں یہ اشعار پیش کئے۔

علیم خستہ جاں تنگ آگیا ہے درد ہجراں سے
الٰہی کب وہ دن آئے کہ مہمان محمد ﷺ ہوں

واضح طور پر آپ کی دعا قبول ہوگئی کہ جب آپ کا وصال ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ بمطابق یکم اگست ۱۹۵۴ء کو ہوا۔ تو آپ ان قسمت ہستیوں میں شامل ہوئے جن کا مدفن جنت البقیع بنا۔ علامہ عبدالعلیم صدیقی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کے خلیفہ بھی رہے۔ آپ کی گراں قدر علمی خدمات سے متاثر ہو کر اعلیٰ حضرت نے ایک موقع پر فرمایا:

عبد علیم کے علم کا سن کر
جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں

حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کے والد گرامی شاہ عبدالعلیم صدیقی نے اپنی ولیانہ طبیعت کے عین مطابق اپنے فرزند علامہ شاہ احمد نورانی کی بھی تربیت فرمائی۔ آپ نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرلیا۔ ابتدائی تعلیم اپنے گھر ہی میں حاصل کی۔ بعد ازاں ثانوی تعلیم کے لئے ایسے اسکول کا انتخاب کیا جس میں ذریعہ تعلیم عربی تھی۔ نیز نیشنل عربک کالج میرٹھ اور الہ آباد یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ دینی علوم کیلئے آپ نے مدرسہ اسلامیہ قومیہ کا انتخاب کیا جہاں دیگر اساتذہ کے علاوہ استاد کل علامہ غلام جیلانی میرٹھی اشرفی علیہ الرحمہ بھی مدرس تھے۔ آپ نے اپنی ذہانت کی وجہ سے بہت جلد اپنے اس عظیم استاد کے دل میں جگہ بنالی۔ یہ بات بعض حضرات کے لئے قابل حیرت ہوگی کہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدرسہ قومیہ میرٹھ میں مفتی کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ درس نظامی کی تکمیل پر آپ کی دستار بندی صدر الافاضل شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی، علیہ الرحمہ، شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خان، سید غلام جیلانی میرٹھی اور آپ کے والد گرامی مبلغ اسلام علیہم الرحمہ اور دیگر علماء کرام نے فرمائی۔

علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ نے اپنی زندگی کا ایک عرصہ مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کی حسین گلیوں میں گزارا۔ آپ کی شادی قطب مدینہ خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کی پوتی سے ہوئی۔ مقدس سرزمین سے ان روحانی وخاندانی رشتوں کے باعث آپ کا قرآن پاک پڑھنے اور عربی بولنے کا لہجہ عربوں سے مشابہت رکھتا تھا۔ اور یہی نہیں بلکہ آپ انتہائی مسحور کن اور دل کی تاروں کو چھو لینے والے انداز اور آواز سے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے۔ آپ نے ۱۴ مرتبہ حج کیا۔ ۶۳ سال تک مسلسل تراویح میں قرآن پاک ختم فرمایا۔ اور کراچی کی قدیم تاریخی جناح مسجد ایک طویل عرصے تک نماز تراویح اور کراچی کے علاقے صدر کی کچھی میمن مسجد میں ہر رمضان المبارک باقاعدگی سے نماز تہجد میں بھی مکمل قرآن پاک سنایا کرتے تھے۔

علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ نے تحریک پاکستان میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چونکہ وہ آپ کا زمانہ طالب علمی تھا۔ لہذا آپ نے طلباء پر مشتمل ایک تنظیم نیشنل گارڈز قائم کی اور قائد اعظم محمد علی جناح اور قائدین وعلماء اہل سنت کے شانہ بشانہ قیام پاکستان کی جدوجہد میں حصہ لیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نامور مذہبی پیشوا، بلند پایہ عالم دین، عوام اہل سنت کے متفقہ قائد وامام، اتحاد بین المسلمین کے داعی، سچے عاشق رسول، عظیم محب وطن، عظیم روحانی شخصیت، مبلغ اسلام، ممتاز مذہبی اسکالر، حافظ قرآن، بلند کردار وبلند قامت، سیاست دان، تھے۔ آپ کو کم بیش ۱۷ زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ اسلام کی تبلیغ اور ترویج علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کا مقصد حیات اور نصب العین تھا۔ وہ باقاعدگی سے دنیا بھر کے تبلیغی دورے کرتے تھے۔ اور ۲۰۰ سے زائد اسلامک سینٹر، یتیم خانے، مدارس، مساجد، دار العلوم، اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز، کے روح رواں تھے۔ ان مراکز کے قائم کرنے سے لے کر ان کے انتظام سنبھالنے تک تمام امور میں آپ گہری دلچسپی لیتے تھے۔ تبلیغی مقاصد کے لئے آپ نے روس، ازبکستان، بخارا، مشرق وسطیٰ، کے بیشتر ممالک، امریکہ، مشرقی افریقہ، مڈغاسکر، ماریشس، سری لنکا، نائیجیریا، بھارت، انڈونیشیا، تنزانیہ، پرتگال، صومالیہ، جنوبی افریقہ، سینیگال، مصر، شام، عراق، افغانستان، جرمنی، فرانس، ہالینڈ، انگلستان، ارجنٹائن، سمیت کئی ممالک کے دورے کئے۔

علامہ شاہ احمد نورانی جنرل یحیٰی خان کے دور میں سیاست میں جلوہ گر ہوئے اور باقاعدہ جمعیت علماء پاکستان کی بنیاد رکھی۔ یہ علامہ نورانی کی ذہانت اور خداداد صلاحیتوں کا کرشمہ تھا کہ جمعیت محدود مدت میں قومی، سیاسی جماعت بن کر پاکستان کے سیاسی افق پر چھاگئی۔ آپ نے جنرل ضیاء کی آمریت اور اسلام کے نعرے کو اپنے اقتدار کیلئے استعمال کرنے کی روش کی کھل کر مخالفت کی اور مارشل لاء کے دور میں مصیبتیں برداشت کیں۔ یہاں تک کہ آپ کو پاکستان کی سخت ترین جیل گڑھی خیرو جیل میں قید کیا گیا مگر آپ ثابت قدم رہے۔ اس موقع پر آپ کی بہادر والدہ ماجدہ محترمہ امت الرؤف رحمۃ اللہ علیہا نے اخبارات کو یہ پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا نظام مصطفیٰ کا مجاہد ہے۔ اور وہ کسی صورت میں ان اذیتوں اور تکالیف کے آگے سرنگوں نہیں ہوگا۔ آپ ہی شخصیت تھی کہ جنہوں نے بھٹو جیسے سیکولر شخص کو اس بات پر آمادہ کیا کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور آئین پاکستان میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ 7 ستمبر 1974ء کو آپ کی پیش کردہ تحریک پر قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ آپ نے پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف سمیت کئی دفعات شامل کروائیں۔ اور اپنے ہاتھوں سے صدر، وزیر اعظم کا حلف نامہ لکھا۔ جو آج بھی لفظ بہ لفظ ہمارے آئین کا حصہ ہے۔ امام نورانی جیسے عظیم مجاہد اور مرد مومن کے لئے ہی علامہ اقبال نے کہا ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
افلاک سے ہے اس کی حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن

11 دسمبر 2003ء بمطابق 16 شوال المکرم 1424ھ بروز جمعرات تقریبا 12:30 بجے دوپہر کے وقت آپ متحدہ اپوزیشن کی پریس کانفرنس میں شرکت کی تیاری میں مصروف تھے کہ دل کا دورہ پڑ گیا جو کہ جان لیوا ثابت ہوا۔ اور یوں یہ پیکر استقامت دوپہر 12:37 پر اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ پورے عالم اسلام کو سوگوار چھوڑ گیا۔ پورے عالم اسلام یتیم کر گیا۔

قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کا جنازہ جس میں تمام مسالک، مکاتب فکر کے علماء و مشائخ کے علاوہ دنیا بھر سے سیاسی، مذہبی، سماجی، تجارتی تنظیموں کے نمائندوں نے بھرپور شرکت کی۔

آج ہمارے درمیان علامہ شاہ احمد نورانی بظاہر تو موجود نہیں لیکن ان کا طریقہ زندگی، ان کے شب و روز، ان کی فکر، ان کا نظریہ، ان کا مشن اور ان کا مقصد حیات، ہمارے سامنے ہے۔ صرف ان کی یاد میں رونیکے بجائے صرف ان کے کہے گئے جملوں پر واہ واہ کرنے کے بجائے ان کے ذکر پر صرف نعرے لگانے کے بجائے، اور ان کے کارناموں کو پر جوش انداز میں بیان کرکے اپنی قدر بڑھانے کے بجائے ان کے قائم کئے گئے اداروں اور جماعتوں کو مضبوط کرکے ان کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ کیونکہ یقیناً یہی اس عظیم ہستی کی جدوجہد کے ساتھ انصاف ہوگا اور ان کی روح بھی ہم سے خوش ہوگی ورنہ عقیدت کے خالی دعوؤں سے دنیا و آخرت میں فلاح حاصل نہیں کی جا سکتی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو حضرت امام نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی قیادت پھر عطا فرمائے۔ مسلک اہلسنت و جماعت کو مزید عروج و ترقی عطا فرمائے۔ اور پاکستان میں نظام مصطفیٰ کا نفاذ ہو۔

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

☆☆☆☆

Muslehud'din
Computer Institute & Coaching Centre
IX, X, XI, XII
ARTS & COMMERCE
Sunday-Classes
B Com I & II
Ms Office: MS Word, MS Excel, MS Power Point, Internet
Graphics: Photoshop CS, Freehand 10.0, Corel Draw, Inpage
Web Designing: Flash, Dreamweaver, Photoshop CS, ImageReady CS
Programing
Peachtree (Latest) 2 Months
C # 1 Month
Oracle 9i 3 Months
Visual Fox Pro 9.0 3 Months
Timing at: 07:00pm to 12:00am
Address: Darul Kutub Hanfia 3rd ,Floor, Hanfia Chowk, Near Bismillah Masjid Kharadar, Karachi-74000
0321-2273672, 0313-9221770, 0333-3244731
Managed By : Anjuman Talaba-e-Islam

عقیدہ آخرت...ایک انقلابی عقیدہ

محمد ناصر خان چشتی

آخرت پر یقین و ایمان رکھنا بھی اسلامی زندگی کے اہم رہنما اصولوں میں سے ایک ہے، کیونکہ جو انسان اس بات پر یقین رکھے گا کہ ایک دن اس دنیا اور تمام مخلوقات کو ختم ہو جانا ہے اور قیامت کے دن ہر انسان کو اپنے تمام اچھے اور برے اعمال کا حساب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنا ہے تو وہ اس بات کی کوشش کرے گا کہ وہ گناہوں اور برے کاموں سے بچے تاکہ آخرت میں اس کو اچھا نتیجہ حاصل ہو۔

زندگی ایک سفر، دنیا ایک رہ گزر اور انسان ایک مسافر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ دنیا کی زندگی محض ایک دھوکہ ہے۔ جبکہ حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ دنیا میں ایسی زندگی گزارو جیسے ایک غریب الوطن (اجنبی) راہ گیر اختیار کرتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ بادشاہ ہو یا فقیر، حاکم ہو یا محکوم، امیر ہو یا غریب، پیر ہو یا مرید، جن ہو یا انسان، نیکوکار ہو یا بدکار سب کے سب یہاں ایک مسافر کی حیثیت سے زندگی کے شب و روز گزار رہے ہیں اور آخر کار سب کو اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے!
پیش کر غافل عمل کوئی، اگر دفتر میں ہے!
عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

اصول فطرت ہے کہ ہر چیز فانی ہے اور موت برحق ہے اور ہر ذی روح کو موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہے۔ دنیا میں ہر تخلیق کا مقصد فنا ہے، لیکن ہر مرحوم کے اچھے یا برے کام اپنے حدود اربعہ میں عظمت یا عبرت کے نشان کے طور پر زندہ رہتے ہیں، یہی سلسلہ ابدالآباد سے جاری و ساری ہے۔ اس سلسلے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "دنیا آخرت کی کھیتی ہے"۔ یعنی اس دنیا میں انسان جو کچھ بھی بوئے گا یا جو بھی عمل کرے گا، آخرت کے دن اس کا پھل اور نتیجہ ضرور پائے گا۔

یوم آخرت قرآن کی نظر میں:

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

"ہم یقیناً مُردوں کو (دوبارہ) زندہ کریں گے اور ہم لکھتے جا رہے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو وہ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر دیا ہے"۔ (یٰسین: آیت 12)

سورۃ الحشر میں ارشاد خداوندی ہے:

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو اس امر کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے کہ اس نے کل (آخرت) کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور ہم پھر کہتے ہیں خدا سے ڈرتے رہو، بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے اور ان لوگوں جیسے نہ ہو، جنہوں نے خدا کو بھلا دیا، خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ اپنے آپ کو بھول گئے یہ بدکردار لوگ ہیں (جہنمی ہیں)"۔ (سورۃ الحشر: ۱۹۔۱۸)

سورۃ التکاثر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"تمہیں کثرت مال کی خواہش نے (آخرت کی جواب دہی سے) غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں جا کر (اس کا انجام) دیکھ لوگے"۔ (التکاثر: ۲۔۱)

سورۂ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ہم نے ان کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے"۔ (بنی اسرائیل: آیت 10)

قرآن مجید کی بے شمار آیات طیبات اور احادیث مبارکہ میں آخرت اور قیامت کو بڑے واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، کیوں کہ تقویٰ و پرہیزگاری، صالحیت اور نیکی کی بنیاد آخرت اور قیامت پر یقین ہے۔ جب انسان کو احتساب و محاسبہ کا خطرہ نہ ہو تو وہ عیش پرستی و غلط کاریوں کا دلدادہ اور ظلم اور سرکشی پر دلیر ہو جاتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے انسان کو بار بار یاد دلایا ہے کہ موت کے بعد اس کی دوسری زندگی شروع ہوگی اور اس دارالعمل کے بعد دارالجزاء ہے تاکہ انسان خوف آخرت سے گناہوں سے باز رہے اور نیکیوں کیلئے کوشاں رہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب مدظلہ العالی کے الفاظ میں: "آخرت پر یقین کا اظہار اعمال کے آثار سے ہوتا ہے، جو شخص جھوٹی گواہی دیتا ہو، شراب پیتا ہو، لوگوں کے حقوق پامال کرتا ہو، نماز اور روزہ کا تارک ہو، اس کے آخرت پر یقین کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہے"۔ (تفسیر تبیان القرآن: ۲۹۱/۱)

مؤمن کی صفت خاص۔۔۔۔ایمان بالآخرت:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مؤمنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ:۔۔۔۔"وہ جو ایمان لائے ہیں غیب پر اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جو ایمان لائے ہیں اس (اے حبیب ﷺ!) جو اتارا گیا ہے آپ پر اور جو اتارا گیا آپ سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں"۔ (سورۃ البقرۃ: آیت نمبر ۴۔۳)

اس آیت میں ایمان بالغیب، اقامت صلوٰۃ، انفاق فی سبیل اللہ، ایمان بالکتب السماویہ کے بعد مؤمنین و متقین کی جو پانچویں صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ یہ ہے کہ مؤمنین آخرت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ آخرت سے مراد دار آخرت یعنی اعمال کا دارالجزاء ہے اور اس پر ایمان لانا، حساب کتاب، میزان، صراط، جنت اور دوزخ پر ایمان لانے کو لازم ہے بلکہ ہر اس چیز پر ایمان لانے کو لازم ہے جس کا ذکر قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں وارد ہے۔

★ ایمان اور یقین کی منزل:

یقین! اس جازم اور پختہ تصدیق کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کا کوئی شک اور شبہ نہ ہو اور وہ جزم واقع کے مطابق ہو اور شک کرنے والے کے شک سے زائل نہ ہو سکے۔ آخرت کے لئے یہاں ایمان کے بجائے "ایقان" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ایمان کا معنیٰ تصدیق کرنا اور مان لینا ہے اور اس کی انکار اور تکذیب ہے۔ جب کہ "ایقان" کا معنیٰ یقین کرنے کے ہیں اور اس کی ضد شک اور تردد ہے۔

جس طرح کسی چیز پر یقین رکھنے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ آدمی اس پر ایمان بھی رکھتا ہو، اسی طرح کسی چیز پر ایمان رکھنے کیلئے اس پر یقین کرنا شرط نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ آدمی کا ایمان محض گمان غالب پر ہو اور وہ آہستہ آہستہ گمان کی منزل سے نکل کر یقین کی منزل تک پہنچے اور اس طرح اس کے ایمان کی تکمیل ہو جائے۔ یہاں پر ایقان کا ذکر ایمان اور ایمان کے چند عملی مظاہر کے بعد ہوا ہے، جس سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ جو لوگ مذکورہ اوصاف کے حامل ہیں، درحقیقت وہی لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ (تدبر قرآن: جلد ا صفحہ ۹۳)

★ آخرت۔۔۔ایمان ایک انقلابی عقیدہ:

آخرت پر ایمان لانا اگر چہ ایمان بالغیب کے ضمن میں آچکا ہے، مگر اس آیتِ مبارکہ میں اس کو پھر صراحتاً اس لئے

WWW.NAFSEISLAM.COM

ذکر کیا گیا ہے کہ یہ اجزائے ایمان میں اس حیثیت سے سب میں اہم جزء ہے کہ مقتضائے ایمان پر عمل کا جذبہ پیدا کرنا اسی کا اثر ہے اور اسلامی عقائد میں یہی وہ انقلابی عقیدہ ہے، جس نے دنیا کی کایا پلٹ کردی اور جس نے آسمانی تعلیم پر عمل کرنے والوں کو پہلے اخلاق واعمال میں اور پھر دنیا کی سیاست میں بھی تمام اقوام عالم کے مقابلے میں ایک امتیازی مقام عطا فرمایا اور جو عقیدۂ توحید ورسالت کی طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور تمام شرائع میں مشترک اور متفق علیہ چلا آتا ہے۔

وجہ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے سامنے صرف دنیا کی زندگی اور اسی کی عیش وعشرت ان کا انتہائی مقصود ہے، اسی کو تکلیف کو تکلیف سمجھتے ہیں۔ آخرت کی زندگی اور اعمال کے حساب کتاب اور جزاء وسزا کو وہ نہیں مانتے۔ وہ جب جھوٹ، سچ اور حلال حرام کی تفریق کو اپنی عیش وعشرت میں خلل انداز ہوتے دیکھیں تو ان کو جرائم سے روکنے والی کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ حکومت کے تعزیری قوانین قطعاً انسداد جرائم اور اصلاح اخلاق کیلئے کافی نہیں عادی مجرم تو ان سزاؤں کے عادی ہوہی جاتے ہیں، کوئی شریف انسان اگر تعزیری سزا کے خوف سے اپنی خواہشات کو ترک بھی کرے تو اسی حد تک کہ اس کو حکومت کی دارو گیر کا خطرہ ہو، خلوتوں میں اور رازدارانہ طریقوں پر جہاں حکومت اور اس کے قوانین کی رسائی نہیں، اسے کون مجبور کرسکتا ہے کہ اپنی عیش وعشرت اور خواہش کو چھوڑ کر پابندیوں کا طوق اپنے گلے میں ڈال لے۔

ہاں وہ صرف اور صرف عقیدۂ آخرت اور خوف خدا ہی ہے، جس کی وجہ سے انسان کی ظاہری اور باطنی حالت جلوت وخلوت میں یکساں ہوسکتی ہے، وہ یہ یقین رکھتا ہے کہ مکان کے بند دروازوں اور ان پُر پہرہ چوکیوں میں اور رات کی تاریکیوں میں بھی کوئی دیکھنے والا مجھے دیکھ رہا ہے، کوئی لکھنے والا میرے اعمال کو لکھ رہا ہے۔ یہی وہ عقیدہ تھا جس پر پورا عمل کرنے کی وجہ سے اسلام کے ابتدائی دور میں ایسا پاکیزہ معاشرہ پیدا ہوا کہ مسلمانوں کی صورت دیکھ کر، چال چلن دیکھ کر لوگ دل وجان سے اسلام کے گرویدہ ہوجاتے تھے۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ نظر ہے کہ اس آیت میں ''بالآخرۃ'' کے ساتھ لفظ ''یؤمنون'' نہیں، بلکہ ''یوقنون'' استعمال فرمایا گیا ہے، کیوں کہ ایمان کا مقابل ''تکذیب'' ہے، اور ''ایقان'' کا مقابل ''شک وتردد'' ہے، اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ آخرت کی زندگی کی محض تصدیق کرنا مقصد کو پورا نہیں کرتا، بلکہ اس کا یقین کرنا ضروری ہے، جیسے کوئی چیز پوری کی پوری آنکھوں کے سامنے ہو۔ متقین کی یہی صفت ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی اور حساب کتاب، پھر جزاء وسزا کا نقشہ ہر وقت ان کے سامنے رہتا ہے۔

وہ شخص جو دوسروں کا حق غصب کرنے کے لئے جھوٹے مقدمے لڑتا ہے، جھوٹی گواہی دے رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے فرمان کے خلاف حرام مال کمانے اور کھانے میں لگا ہوا ہے، یا دنیا کے ذلیل مقاصد حاصل کرنے کے لئے خلاف شرع ذرائع اختیار کرتا ہے، وہ ہزار بار آخرت پر ایمان لانے کا اقرار کرے اور ظاہر شریعت میں اس کو مؤمن کہا بھی جائے، لیکن قرآن جس ایقان کا مطالبہ کرتا ہے، وہ اسے حاصل نہیں، اور وہ ہی انسان کی زندگی میں انقلاب لانے والی چیز ہے''۔

(تفسیر معارف القرآن: جلد ا صفحہ ۱۱۵۔۱۱۴)

☆ تین نازک ترین گھڑیاں:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں جہنم کی یاد آتی تو بے اختیار رو پڑتیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کس چیز کی یاد نے تمہیں رلا دیا ہے۔ آپ نے کہا مجھے جہنم کی آگ کی یاد آئی تو بے اختیار رونا آگیا۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ بتایئے کہ کیا قیامت کے دن آپ اپنی ازواج کو یاد رکھیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''(اے عائشہ!) تین مواقع ایسے نازک ترین ہوں گے کہ اس وقت کوئی کسی کو یاد نہیں رکھ سکے گا.....(وہ تین نازک ترین مواقع یہ ہوں گے!)

1)......ایک تو وہ جب قیامت کے دن انسان کے اعمال وزن کئے جائیں گے تو ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی کہ اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا ہے یا ہلکا ہوتا ہے۔

2)......دوسرا موقع وہ ہوگا جب نامۂ اعمال ہاتھ میں دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ اپنی زندگی کی کتاب کو خود پڑھ لو اور ہر ایک انتہائی فکرمند ہوگا کہ اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے دیا جاتا ہے۔

3)......اور تیسرا نازک ترین موقع وہ ہوگا جب جہنم کے اوپر رکھا ''پل صراط'' سے ہر ایک انسان کو گزرنا ہوگا۔ (بہ حوالہ: سنن ابی داؤد، مشکوٰۃ المصابیح)

☆ زندگی کی آخری گھڑیاں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک نوجوان کے پاس سے اس کی زندگی کی آخری گھڑیوں وسانسوں میں پہنچے، جب وہ مرنے کے قریب تھا تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ: ''کہئے! اس وقت تمہارے دل کی کیا کیفیت ہے؟۔ نوجوان نے عرض کیا: ''اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ! خدا گواہ ہے کہ مجھے اس سے رحم کی بھی امید ہے اور میں اپنے گناہوں سے بھی خوف زدہ اور لرز رہا ہوں''۔ (یہ سن کر) اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضور رحمت دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ: ''موت کے ان لمحات میں اللہ تعالیٰ سے رحم وکرم کی امید اور اپنے گناہوں کا خوف، یہ دو کیفیتیں جس انسان میں جمع ہوں گی تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ وہ کچھ ضرور عطا فرمائے گا جس کا وہ امیدوار ہے اور وہ ضرور اس عذاب سے بچائے گا جس سے وہ ڈر رہا ہے''۔

(جامع ترمذی/مشکوٰۃ المصابیح)

☆ آخرت کی فکر اور تیاری:

فکر آخرت، دنیا کا محاسبہ آسان ہے، اس لئے ہر انسان کو چاہئے کہ آخرت کے محاسبہ سے پہلے دنیا میں ہی اپنا محاسبہ کرلے کیونکہ دنیا کا محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے بہت آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ ولی فرماتے ہیں کہ ہر شخص کہتا ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں لیکن وہ عمل ایسے کرتا ہے کہ لگتا ہے شاید یہ کسی کا بندہ نہیں اور کوئی اس کا خالق ومالک نہیں ہے.....اور فرماتے ہیں کہ ہر شخص جانتا ہے اور کہتا ہے کہ آخرت کی زندگی دنیا کی زندگی سے کہیں بہتر ہے لیکن پھر بھی وہ دنیا کا مال واسباب جمع کرنے میں دن رات مشغول رہتا ہے اور حلال حرام کی تمیز بھی ختم کردیتا ہے۔

علمائے کرام نے تین بڑی اہم باتیں لکھی ہیں جو کہ یاد رکھنے اور عمل کرنے کے قابل ہیں۔

اول یہ کہ، جو شخص آخرت کا سامان پیدا کرنے کیلئے کام میں مشغول ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا کے کاموں کو بھی خود بہ خود درست فرمادیتا ہے اور ان کی ذمہ داری خود لے لیتا ہے۔

دوم یہ کہ، جو شخص اپنی باطنی حالت کو درست کرلے کہ قلب کا رخ سب سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی ظاہری حالت کو بھی خود بہ خود درست فرمادیتا ہے۔

سوم یہ کہ، جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے معاملہ کو صحیح ودرست کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور تمام لوگوں کے درمیان معاملات کو خود درست فرمادیتا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کائنات کی ہر شئے فنا پذیر ہے انسانی سفر کی آخری اور ابدی منزل موت ہے۔ موت کے بعد انسان لافانی ہوجاتا ہے۔ دنیا میں جو لوگ زندگی کے کسی شعبہ میں یادگار کارنامے کرجاتے ہیں وہ تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ دنیا فانی ہے اور آخرت غیر فانی ہے اس لئے ہمیں آخرت کا طلبگار بن کر اس کی فکر اور تیاری کرنی چاہئے۔ اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ہمیں دنیا میں اس قدر مشغول رہنا چاہئے کہ جتنا ہمیں دنیا میں رہنا ہے اور آخرت کی تیاری اس قدر کرنی چاہئے کہ جس قدر ہمیں آخرت میں رہنا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

خواتین کا صفحہ

انچارج صفحہ: ڈاکٹر عفت صدیقی

باتیں......راز کی

یہ بات محض محاورتاً کہی جاتی ہے کہ خواتین زبان کی ہلکی ہوتی ہیں۔ یعنی وہ کسی راز کو زیادہ دیر تک اپنے دل میں نہیں رکھ سکتیں اور فوراً کسی دوسرے کو بتا دیتی ہیں۔ لیکن حال ہی میں برطانیہ کے ایک تحقیقاتی ادارے کی جانب سے شائع کی جانے والی تازہ ترین تحقیق سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ عورتیں واقعی کسی راز کو دیر تک اپنے دل میں نہیں رکھ سکتیں۔ بلکہ وہ زیادہ سے زیادہ دو دن کے اندر اپنے کسی قریبی عزیز کو اس راز میں شریک کر لیتی ہیں۔ بعض ماہرین کی رائے یہ بھی ہے کہ یہ بات کہنا کہ صرف خواتین ہی کسی راز کو نہیں رکھ سکتیں غلط ہے کیونکہ ان کی نظر میں راز اگل دینا ایک بیماری ہے جس میں مرد و عورت کی تمیز کئے بغیر کوئی بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق دل میں کسی راز کو نہ رکھ سکنا دراصل ایک بیماری ہے جس میں مرد و عورت کی تمیز کئے بغیر کوئی بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے کہ اگر فوری طور پر اس کی جانب توجہ نہ دی جائے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس بیماری میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ کسی بھی فرد کو لاحق بیماری اتنی شدت اختیار کر سکتی کہ اگر اسے راز بتا دیا جائے اور ساتھ ہی اس راز کو آگے پہنچانے کے تمام ذرائع کو ختم بھی کر دیا جائے تو ایسا فرد کچھ گھنٹے کے اندر اندر بخار، سر درد اور اس جیسی دوسری بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ برطانیہ کے صف اول کے اخبار ''میل آن لائن'' ''ڈیلی ایکسپریس، ٹیلی گراف وغیرہ کے مطابق برطانیہ میں ایک تحقیقاتی ادارے ''وائنز آف چلی'' کے مقامی برطانوی ڈائریکٹر مائیکل کوکس کی جانب سے اس تحقیق کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں اٹھارہ سے پینسٹھ سال کی تین ہزار خواتین، لڑکیوں نے شرکت کی۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ خواتین کسی بھی حال میں 47 گھنٹے یا دو دن سے زیادہ کسی بھی راز کو اپنے دل میں نہیں رکھ سکتیں۔ بلکہ وہ اس راز میں اپنے کسی قریبی عزیز یا اپنی کسی دوست کو شریک کر لیتی ہیں۔ سروے میں شرکت کرنے والے ہر دس خواتین میں سے چار خواتین کا کہنا تھا کہ راز چاہے کسی بھی نوعیت کا ہو وہ اسے اپنے دل میں نہیں رکھ سکتیں۔ بلکہ جب تک وہ اس راز میں کسی دوسرے کو شریک نہ کر لیں انہیں کسی حال میں سکون نہیں ملتا۔ ایسی خواتین سے جب دریافت کیا گیا کہ اگر وہ راز کسی اہم نوعیت کا ہو تو کیا تب بھی وہ

روزینہ اعوان

اسے کسی دوسرے کے ساتھ شیئر کریں گی۔ جس کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ ایسی صورت میں وہ اس راز کو ایسے فرد کے ساتھ شیئر کریں گی جس پر ان کا اعتماد ہو کہ وہ یہ راز آگے مزید کسی کو نہیں بتائے گا۔ مذکورہ تحقیق سامنے آنے کے بعد کئی ماہرین نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ خواتین اہم نوعیت کے کاموں میں شریک ہونے کیلئے ذہنی طور پر قابل نہیں ہیں۔ کیونکہ ہر خاتون یہ سمجھتے ہوئے راز کو آگے بڑھائے گی کہ اس کا بتایا ہوا راز راز ہی رہے گا۔ لیکن اس سلسلے کی وجہ سے جلد ہی یہ راز عام ہو جائے گا۔ اگرچہ برطانیہ میں کی جانے والی حالیہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صرف خواتین ہی راز کو سینے میں نہیں رکھ سکتیں لیکن ماضی میں ہونے والی تحقیقات کے ذریعے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ راز کو راز نہ رہنے دینا دراصل ایک بیماری ہے۔ جس میں عورت و مرد سب مبتلا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس بیماری میں خواتین کے مبتلا ہونے کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں۔ ابتداء یہ بیماری اتنی عام نوعیت کی ہوتی ہے کہ کوئی بھی فرد اس پر توجہ دے کر خود ہی اس سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس میں تیزی سے اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک مرحلے پر پہنچ کر یہ بیماری ناقابل علاج معلوم ہونے لگتی ہے۔ حالیہ نتائج اگرچہ ایک عمومی سروے کے نتیجے میں سامنے آئے ہیں لیکن بعض ماہرین کا اس بارے میں کہنا ہے کہ مزید تحقیق کے ساتھ یہ بات زیادہ واضح ہو جائے گی کہ آیا خواتین واقعی کوئی راز بتانے کے لئے قابل بھروسہ نہیں ہوتیں۔ لیکن میری ذاتی رائے میں صرف خواتین پر راز فاش کرنے کی ذمہ داری ڈال دینا ٹھیک نہیں۔ میرے ذاتی تجربے کی روشنی میں اکثر خواتین راز کو راز نہیں رکھ سکتیں لیکن بعض مرد حضرات خواتین سے بھی آگے نکل جاتے ہیں۔ ہر گھر میں تقریباً یہ بیماری عام ہے۔ ہمیں اس کے تدارک کے عملی طور پر کوششیں کرنی چاہیے۔ اس وقت ہمارے کوئی ادارہ ان مسائل کی تحقیق نہیں کر رہا۔

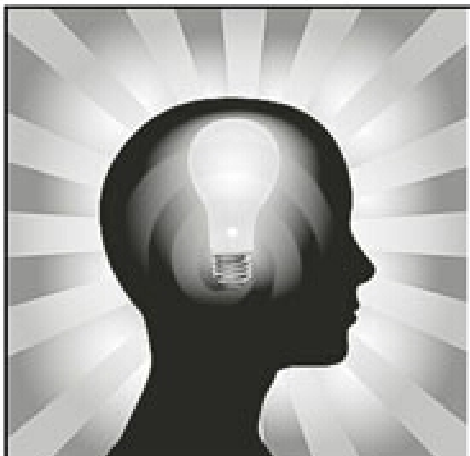

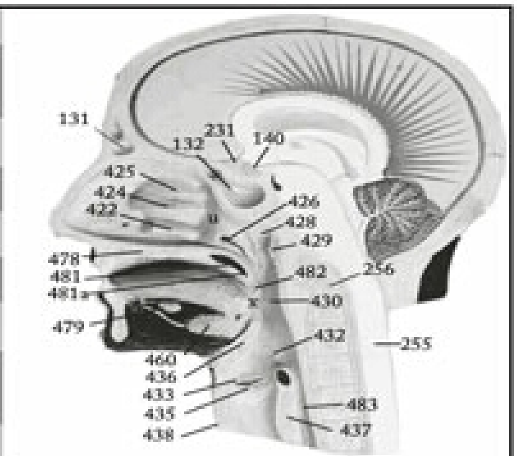

بچوں کا صفحہ

انچارج صفحہ
عبدالباسط

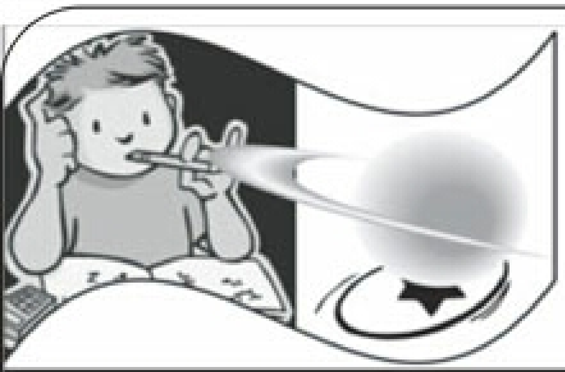

آؤ مل کر دوست بنائیں

آؤ مل کر دوست بنائیں
باتیں اچھی اچھی بتائیں
ملک کے اپنے گن ہی گائیں
پاکستان زندہ باد پاکستان زندہ باد

ملک کی تاریخ سب بتائیں
دولت ،معدنی سے ہے مالا مال
دوستوں کو یہ سب ہم بتائیں
آؤ مل کر دوست بنائیں
پاکستان زندہ باد پاکستان زندہ باد

لہلہاتے یہ کھیت و وادیاں دیکھوں
شور کرتے یہ سمندر و دریا دیکھوں
کھلے میدان ، وادیاں بلند بالا پہاڑ دیکھو
حسیں فضائیں، نشان عظمت وعالی شان دیکھو
آؤ ملکر دوست بنائیں

روشن ہوگا نام وطن کا
پاکستان زندہ باد پاکستان زندہ باد

مراسلہ: (عروبا شعیب)

والدین کی عظمت

ماں کے پیروں تلے جنت ہے تو باپ کے چہرے کو پیار سے دیکھنے پر ایک مقبول حج کا ثواب

مراسلہ: کرن بانو، اسلام آباد

☆ماں کے بغیر گھر سونا ہے
تو باپ کے بغیر ویران
☆ماں محبت کا دریا ہے
تو باپ شفقت کا سمندر
☆ماں اولاد کی رفیق ہے
تو باپ اولاد کے لئے شفیق
☆ماں نظر کا سکون
تو باپ دل کی راحت
☆ماں تربیت کا پہلا گھر
تو باپ تعلیم کا پہلا زینہ
☆ماں دکھ میں دعاؤں کا خزانہ
تو باپ مجبوری میں طاقت کا سر چشمہ
☆ماں جھلتی دھوپ کا سایہ دار درخت ہے
تو باپ خوفناک رات میں حفاظتی حصار
☆ماں آندھیوں میں سکون کی دھنک
تو باپ کڑکتی بجلی کے وقت محفوظ بنکر
☆ماں سیلاب میں مضبوط کشتی
تو باپ طوفانوں میں فولادی قلعہ
☆ماں کے لفظ کا بدل ناممکن
تو باپ کی شخصیت بھی لاثانی

پیارے بچو

غرض کے دونوں کو راضی رکھنے میں ہی خدا بھی راضی ہے اور ہماری نجات ہے بہت خیال رکھیے اپنے امی اور ابو کا

سچائی راہ نجات ہے

حجاج بن یوسف ثقفی اگر خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا جانی دشمن تھا۔ تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ وہ تو ہر حق پرست ،حق گو اور کلمہ حق بلند کرنے والے کا دشمن تھا۔ بڑے بڑے عابد و زاہد، بڑے بڑے محدث و مفسر اس کی خون آشام تلوار کی بھینٹ چڑھ گئے۔ سعید بن جبیر جیسا مفسر و محدث اور جلیل القدر تابعی اس کی درندگی کا شکار ہوا اور انتہائی صبر و سکون کے ساتھ اس کے ہاتھوں اپنی جان ، جان آفریں کے سپرد کی۔ آج نہ حجاج ہے نہ حجاج کا اقتدار مگر مظلوموں کے ناحق خون کا چراغ آج بھی لو دے رہا ہے اور انہی چراغوں کی جوت میں مہر و وفا والوں کا قافلہ جادہ پیما ہے اور جادہ پیما رہے گا۔ حق کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنا تو انبیاء اور اولیاء کی سنت ہے جو ہر دور میں زندہ رہے گی۔ شکست و فتح کا فیصلہ مارنے یا مارے جانے والے سے نہیں کیا جاتا۔ فیصلہ تو اس سے کیا جاتا ہے کہ راہ حق میں قربانی پیش کرنے والا اہل باطل کے آگے سرنگوں ہو کے سربلند رہا۔

اسی حجاج کے ظلم سے بچنے کی خاطر حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ ،حضرت حبیب عجمی کی خانقاہ میں روپوش ہو گئے مگر حجاج یہ چاہتا تھا کہ جیسے بھی ہو حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ کی زندگی کا چراغ گل کر دے۔ وہ انہیں ڈھونڈتا ڈھونڈتا حبیب عجمی کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ اس وقت خواجہ حسن بصری کہاں ہیں ؟ حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ وہ اندر عبادت گاہ میں تشریف رکھتے ہیں حجاج اپنے سپاہیوں کے ساتھ اندر داخل ہوا اور خانقاہ کا کونہ کونہ چھان مارا جب کہیں بھی حسن بصری نظر نہ آئے تو غصہ میں بھرا ہوا باہر آیا اور حبیب عجمی سے کہا ہاں! اور درویش تو نے جھوٹ بولا ہے۔ حسن بصری اندر نہیں ہیں۔ حبیب عجمی نے جواب دیا کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ اندر ہی ہیں۔ حجاج دوبارہ عبادت گاہ میں داخل ہوا اور پھر ناکام واپس آیا، اسی طرح تیسری مرتبہ بھی اندر جا کر ڈھونڈا لیکن خواجہ حسن بصری نہ ملے۔ جب وہ چلا گیا تو خواجہ حسن بصری عبادت گاہ سے باہر آئے اور فرمایا حبیب ! میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری برکت سے مجھے گرفتار ہونے سے بچا لیا۔ حبیب نے جواب دیا کہ نہیں میری برکت سے نہیں بلکہ یہ میرے سچ بولنے کی برکت تھی۔ اگر میں نے جھوٹ بولا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو رسوا کر دیتا۔

☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM
نفس اسلام

اطلاعات

درس قرآن

جماعت اہل سنت کے زیر اہتمام ہر ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نماز ظہر درس قرآن کی نشست انسا کلب گلشن چورنگی کراچی میں منعقد ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر اسلامی ماہ کی دس تاریخ کو بزم فیضان مصطفےٰ و جماعت اہلسنت کراچی کے تحت 5/1052 سندھی ہوٹل لیاقت آباد کراچی بعد نماز عشاء منعقد ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر اتوار بعد نماز ظہر درس قرآن جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی میں ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر بدھ کو بعد نماز ظہر اخوند مسجد کھارادر کراچی میں درس قرآن کی نشست ہوتی ہے۔

درس قرآن

مصطفائی انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن مجید ہر ماہ کے دوسرے جمعۃ المبارک کو بعد از نماز مغرب شمس آباد فیصل آباد میں ہوتا ہے۔

محفل اصلاح عقائد

ماہانہ درس قرآن مجید وختم قادریہ، ہر ماہ کے دوسرے جمعۃ المبارک کو بعد از نماز مغرب جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد میں ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز عشاء ممتاز اسکالر علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب پی آئی اے آڈیٹوریم نزد حسن اسکوئر کراچی میں درس دیتے ہیں بعد محفل لنگر کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔

محفل ذکر

ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد آرام باغ کراچی میں نماز عصر تک محفل نعت کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

ختم قادریہ

ہر اتوار بعد نماز مغرب آستانہ صبغتیہ نقشبندیہ B/93 بلاک نمبر13 نزد جوہر چورنگی کراچی میں ہوتی ہے

شہر کراچی میں نور قرآن کی بہار نصیب چمکائیے

ہر اتوار کو بعد نماز عصر تا مغرب جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی میں ختم قادریہ کی محفل منعقد ہوتی ہے۔

نور قرآن سے منور ہو جائیں، آسان ترجمہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر استعمال، مدلل تفسیر ہر جمعۃ المبارک، نور قرآن نشست 9:30تا11:30 جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی۔

سنتوں بھرا اجتماع

دعوت اسلامی کے زیر اہتمام ہر جمعرات بعد نماز مغرب فیضان مدینہ محلہ سوداگراں پرانی سبزی منڈی کراچی میں اجتماع منعقد ہوتا ہے۔

مسائل اور ان کا حل

روزانہ بعد نماز ظہر مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی ویلفیئر سینٹر بہادر آباد کراچی میں عوام الناس سے ملاقات کرتے ہیں۔

ماہانہ نشست: معاشرتی برائیاں اور ہم

ہر ماہ کی پہلی بدھ 9:45تا11:55 شہزادہ لان نزد جیل چورنگی، کراچی منعقد ہوتی ہے جس میں علماء کرام کا خصوصی خطاب ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر ہفتہ ختم قادریہ برائے خواتین دوپہر 2:30تا4:30 ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مصطفائی دوستو!

مصطفائی معاشرے کے قیام میں آپ کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔
اور آپ مصطفائی برادری کے رکن ہونے کے ناطے ہمارے لیے خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔
نگارشات، تبصرے، سوالات وتجاویز اور پسندیدہ موضوعات کیلئے ہی ہیں۔
مصطفائی معاشرے کے قیام کیلئے اپنا حصہ ڈالیں اور کچھ نہ کچھ ضرور لکھیے

مصطفائی نیوز آپ کی ضرورت ہے۔
مصطفائی نیوز کے بارے میں آپ کی رائے اور تعاون ہمارے صفحات آپ کی قلم اٹھائیے اور ہمیں اپنی رائے سے ضرور آگاہ کیجئے
ای میل کیجئے، فون پر رابطہ کیجئے۔ اور

اس ماہنامے کی سرپرستی قبول کرتے ہوئے اسے دوسروں سے متعارف کرائیں۔ مصطفائی نیوز کی سالانہ خریداری آپ کے احباب اور عزیزوں کے لئے بہترین تحفہ ہے جس کا کوئی اور بدل نہیں۔

ہر شہر میں نمائندوں کی ضرورت ہے

رابطہ کیجئے

چیف ایڈیٹر: محمد عابد ضیائی

فون نمبر 0300-8234458/0321-8234458 Email:mustafainews@gmail.com Website:www.mustafai.com

MEDICARE mana

MEHAK TRADERS

SURGICAL ,DISPOSABLE &
HEALTH CARE PRODUCTS

54-Market, Katchi Gali No.1,Denso Hall Karachi
Mobile:0300-2285273 , 0300-2885332 , 0300-9285273
Email:mehaktraders@yahoo.com

MEDICAR

Mana & Co

Importer & Distributor of surgical ,
Disposal & Health care Products

Room # 204, 2nd floor,New Medicine Market,
Katchi gali #1,Near Densohall karahci

Tel:+92 21 247 7238, 244 6361, Mob:0300-928 5273

خوشخبری

مصطفائی ویب چینل

آپ ہمارے ادارے کی ویب سائٹ www.mustafai.tv جو کہ ایک ویب چینل ہے اس پر اہل سنت کے پروگرام براہ راست پیش کیے جا رہے ہیں نیز سابقہ پروگراموں کی ویڈیوز بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں

خوشخبری

ماہنامہ ”مصطفائی نیوز“ کے قارئین کی سہولت کے پیش نظر ماہنامہ مصطفائی نیوز انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ قارئین اس سے استفادہ حاصل کر سکتے نیز ہمیں آپ کے مشوروں اور قیمتی آرا کا انتظار رہے گا

www.mustafai.net

CARE SCHOOL SYSTEM
Nursery to Matric

"A Healthy, Capable, Confident & Caring Child is your Aim
CARE School System is your Partner"

محدود نشستوں پر

نرسری، پریپ، پرائمری کلاسوں میں داخلے جاری ہیں

ناظرہ قرآن مجید (لازمی)، حفظ القرآن (اختیاری)
معیاری اور صحیح روح کے مطابق دینی تعلیم
اور
ماڈرن ایجوکیشن ساتھ ساتھ.........

- کشادہ روشن اور ہوادار کمروں پر مشتمل شاندار عمارت
- تعلیمی ماہرین کی زیر نگرانی اعلیٰ تعلیمی و تربیتی ماحول
- تجربہ کار اور تعلیم یافتہ اسٹاف
- کمپیوٹر لیب اور لائبریری
- Early Childhood Development کے مطابق ترتیب دیا گیا نصاب و سرگرمیاں
- میڈیکل چیک اپ اور والدین کو رپورٹ کی فراہمی
- تعلیمی و تفریحی دورے

ایک مکمل اسکول
مربوط، منظم
اور
متحرک
تعلیمی
و
تربیتی نظام

ایک معیاری تربیت گاہ
داخلہ
فری
انتہائی مناسب
ماہانہ فیس

Visiting Hours 10am to 12 noon

متصل فاروقی مسجد بالمقابل گرین ٹاؤن، شاہ فیصل کالونی نمبر 3، کراچی

0321-2771272 021-7777457

WWW.NAFSEISLAM.COM

کرپشن سے پاک، پاکستان

کرپشن سے اجتناب کیجئے
کرپٹ افراد کو بے نقاب کیجئے
کرپٹ افراد کا احتساب کیجئے

مصطفائی تحریک پاکستان

Mustafai News

ماہنامہ مصطفائی نیوز

کراچی

دسمبر 2009

Reg# SQ.1297

ان گھمبیر اور تشویشناک حالات

سے نپٹنے کیلئے

عالموں، صوفیوں، شاعروں، ادیبوں، صحافیوں، استادوں، طالبعلموں، کسانوں، مزدوروں کو مل کر

باہر نکلنا ہوگا

ڈاکٹر ظفر اقبال نوری (چیئر مین پیس مشن، یو، ایس اے)

اگر ہم نے سقوط ڈھاکہ سے کچھ بھی سبق سیکھا ہوتا تو

عوام کی منتخب توانا پارلیمنٹ کی گرفت میں آنے والے

پہلے آمر کو ایسا نمونہ عبرت بنا دیا جاتا

کہ آئندہ کسی طالع آزما کو سیاسی مہم جوئی کا حوصلہ نہ ہوتا۔

مصطفائی رضاکار عیدالاضحی کے موقع پر مصروف خدمت ہیں